

# حَمْدِ سَائِقِ مَدِينِ

نعتیہ کلام



3762

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۰





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

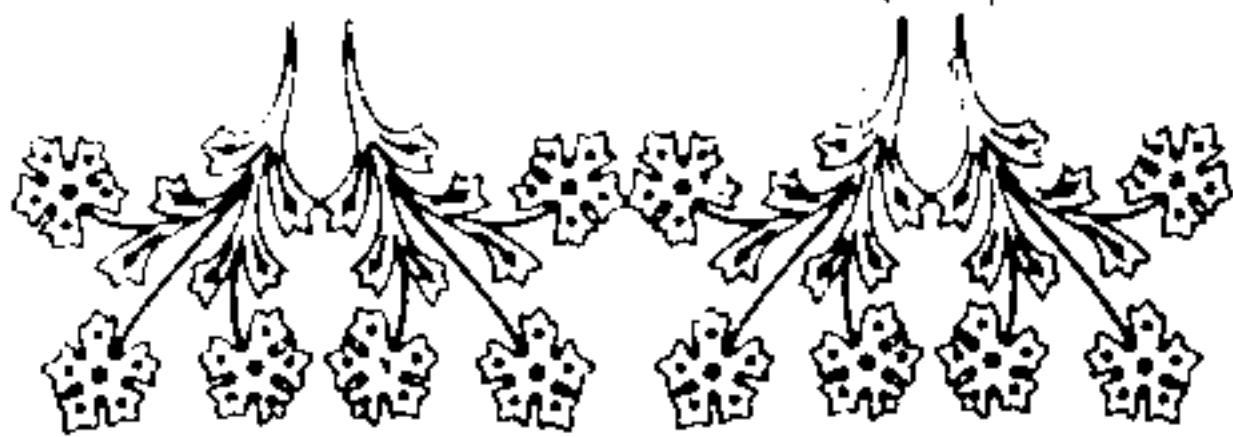
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ





# خُستَانِ مِصری



محضرہ بدر المشائخ جناب

(نعتیہ کلام) میان خلیل احمد نیکو ،

زیبہ بجاہ میان حضرت شیر آباد  
شرقیہ شریف ضلع فیروز پور

7  
ابوالطاہر حسین فدا

ابوالطاہر حسین فدا

مدیر ہمدانہ

لاہور

۱۲/۳



تلفون نمبر 30- قیسری منزل عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

0333-4304938

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب: خمستانِ سرمدی  
شاعر: ابو الطاہر فدا حسین فدا  
اہتمام اشاعت: طاہر ابدال طاہر  
کمپوزنگ و تزئین: خرم آرٹس۔ ۳۰ عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور۔  
مطبع: چوہدری طاہر حمید پرنٹرز لاہور  
سال اشاعت: ۱۴۲۳ ہجری بمطابق ۲۰۰۲ء  
تعداد: ۱۱۰۰  
قیمت: ۱۵۰ روپے

87002

تقسیم کار

مکتبہ جمال

تھرڈ فلور، حسن مارکیٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: 7232731  
E-mail: mukhtarkhattana@hotmail.com  
mukhtarkhattana@yahoo.com

شائع کردہ:

راہی پبلشرز

۳۰۔ عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

بِسْمِ سُبْحَانَهُ

تہذیب

بندۂ ادنیٰ ترین حقیر و فقیر کی یہ پیشکش  
حضرت سیدہ آمنہ اُمّ سرور کو نہیں علیہا السلام  
کے اسمِ عالی  
از حدِ تعظیم و تکریم کے ساتھ  
معنون ہے

خاکِ پائے اقدس  
فدا عفی عنہ







باسمہ سبحانہ

تقدیم

نعت کے لغوی معنی تعریف، صفت تعریف کرنا بہ تخصیص نسبت آنحضرت ﷺ  
ع قرآن کا ہر حرف فدا نعتِ نبیؐ ہے

سرورِ کونین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح و ثناء ایک معنی میں  
خدائے بزرگ و برتر کی تعریف و توصیف بھی ہے۔ جس نے حضورؐ کی بعثت  
مبارکہ سے عالمین کو نوازا اور اپنے حبیبؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔  
اپنی ذات پاک کو رب العالمین اور اپنے حبیبؐ لبیب علیہ السلام کو رحمتہ للعالمین  
کے اعزاز و اکرام سے سرفراز فرمایا۔ نیز فرقان حمید اور احادیث مقدسہ میں  
صاحبِ لولاک اور ورفعنا لک ذکرک کے امتیازی اوصافِ حمیدہ سے متصف  
فرمایا۔ بے شک ربِ ذوالہمن نے ہر دو عالم میں اپنے حبیبؐ لبیب کا کوئی

ہمسرو ہمتا پیدا نہیں فرمایا۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تاریخی اعتبار سے نعت رسول علیہ السلام کا سلسلہ حضرت حسان بن ثابت سے شروع ہوتا ہے جو اپنی عقیدت و ارادت سے مزین گہر ہائے شہوار دربار رسالت مآب علیہ السلام میں خود حاضر ہو کر نذر کیا کرتے۔ حضرت حسانؓ بادۂ وحدت کے ستانے اور شمع رسالت کے پروانے تھے۔ آپؐ نبی علیہ السلام کے عشق و محبت میں بے خود ہو کر والہانہ انداز میں یہ اشعار فرماتے ہیں!

ترجمہ:-

دنیا والوں کی آنکھوں نے حضور علیہ السلام کے چہرہ پر نور

سے بڑھ کر حسین و جمیل چہرہ نہیں دیکھا۔ حضور علیہ السلام

سے اعلیٰ و افضل انسان کسی عورت نے نہیں جتا، حضور علیہ

السلام ہر عیب سے منزہ و مبرا پیدا کئے گئے ہیں۔ گویا حضور

علیہ السلام نے اپنی تخلیق کی اپنے ہاتھوں اور اپنے منشاء کے

مطابق تکمیل فرمائی۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

حضرت کعب ابن زبیرؓ اور حضرت امام بوسیریؓ رضوان اللہ عنہم نعت گوئی کے

معروف و درخشندہ ستارے ہیں۔

امام بوسیریؓ کا قصیدہ بردہ فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ ہے۔

اس میدان میں مجھ ایسے بے بضاعت فقیر کی بھلا کیا بساط ہے

نہوں میں ہمسرِ حستانؑ نہ کوئی صاحبِ دیواں!  
سگِ در ہوں فدا میں تو گدایانِ شہِ دیں کا

حضورِ پر نور سے عقیدت و محبت کا شرف مجھے وراثتاً ملا ہے۔ ضمناً  
عرض کر دوں کہ میرے والدین کریمین اور اجداد مسلکاً اور مشرباً حنفی المذہب  
تھے، سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ ہونے کے باوصف دیگر جملہ سلاسل اولیاء اللہ  
سے بھی وہ غایت درجہ عقیدت اور احترام رکھتے تھے۔ عید میلاد النبی علیہ السلام  
نہایت تزک و احتشام سے منایا کرتے تھے۔ حضور پر نور ﷺ سے ابدی غلامی  
میرے والد مشفق ہی کی تربیت کا ثمر ہے۔ بدیں وجہ میں ایک عرصہ دراز سے  
حضور علیہ السلام کی مدح و ثنا میں ہمہ تن مصروف ہوں اور  
”ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے“

کے پیش نظر یہ پاکیزہ جذبہ شروع ہی سے میرے لوحِ دل پر نقش ہے، فرطِ محبت  
و عقیدت اور احترام سے مناقبِ رسول مقبولؐ کو حیطۂ تحریر میں لانا میرا ایک  
خواب رہا ہے۔ جس کی سبیل خالقِ محمدؐ نے پیدا فرمائی۔

میں اپنی اس خوش نصیبی پر جس قدر بھی ناز کروں کم ہے، میرے آقا و  
مولا سرکارِ ہر دو عالم علیہ السلام کی نگاہِ لطفِ بے پایاں کا اعجاز ہے، مزید براں  
یہ خاکپائے نعتِ گویاں بندہ حقیر راقم السطور کے لئے تسکین و تشفی کا باعث  
ہے جو درود و سلام کا ادنیٰ سا تحفہ خمستانِ سرمدی کی صورت میں دربار  
رسالت مآب علیہ السلام میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:

شاہانِ عجب چہ گر بنوازند گدا را

میرا سینہ آئینہ حق آگہی ہے  
میرا دل مہبطِ عشقِ نبیؐ ہے  
دلِ قدسیاں بھی ہیں فدا مخمور  
نشہِ خمِ ستانِ سردی ہے

گدائے بے نوا

فدا عشیٰ عنہ

لاہور

## فدا کی نعت

”خمستان سرمدی“ ابو الطاہر فدا حسین فدا کا نعتیہ مجموعہ ہے۔ فدا شعراء کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے پنجاب میں تاجور نجیب آبادی یا حلقہ ارباب علم کی روایت کہتے ہیں۔ اس روایت کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ تاجور اور اس کے ساتھیوں نے صحت زبان پر زور دیا اور پنجاب میں شعر کے فنی پہلوؤں میں احتیاط کی روش اختیار کی۔

فدا حسین فدا اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے زبان و بیان کے تجربے بھی کئے لیکن زیادہ کام قدیم روایت کو مستحکم رکھنے میں کیا۔ ان کے ہاں جو آہنگ ملتا ہے وہ سادہ اور اکبرہ ہے۔ غالب کی طرح وہ احساسات کی مختلف تہوں کو بیان نہیں کرتے بلکہ اپنے احساسات کو سادہ انداز میں پیش کرتے ہیں جو عام پڑھنے والوں کے لئے دل کش ہوتی ہے۔ اس دبستان سے اختر شیرانی کا بھی ایک رشتہ بنتا ہے۔ اس لئے ترنم ان شعراء کی دوسری خصوصیت قرار پاتی ہے۔ مذہبی شاعری میں مذہبی شعور اور مذہبی حسیت کی کارفرمائی ہوتی ہے۔ فدا کی نعتیہ شاعری مذہبی شعور کے علاوہ مذہبی حسیت کی شناسا بھی ہے لیکن یہ بہت کسی کسائی ہے اور عقلی رویے کے تحت محتاط ہے۔ نعتیہ شاعری میں یہی روش مولانا احمد رضا خان کی ہے جس میں فنی پہلو دبا دبا اور شعری حسن جلوہ یک نظر بن کر رہ جاتا ہے لیکن خلوص جذبات سے یہ شاعری خالی نہیں۔

”خمستان سرمدی“ کے نعتیہ کلام میں جا بجا ہمیں ترنم اور دلکشی کے ساتھ ساتھ خلوص جذبات کا وافر ذخیرہ ملتا ہے۔ وہ مذہب کے شیدائی ہیں اور انہیں

رسول پاک کی ذات سے ایسا لگاؤ ہے جس سے حزم و احتیاط کا دامن پارہ پارہ نہیں ہوتا وہ ”بامحمد ہوشیار“ کی حقیقت سے آگاہ ہیں اس لئے کہ استادوں کی تربیت نے انہیں بزرگوں کا ادب کرنا سکھا دیا ہے۔

ان نعتوں کی بنیادی خوبی یہ بھی ہے کہ ان کے سادہ آہنگ میں ترنم اور دلکشی کی گہری چھاپ پائی جاتی ہے۔ سرخوشی اور بے باکی نہیں لیکن جذبے کی حدت آہستہ آہستہ قاری کو اپنی گرفت میں لیتی جاتی ہے۔ انہیں اسلام اور رسول پاک سے وابستگی ہے۔ یہ شاعری اس کا بین اظہار ہی نہیں بلکہ شعری سانچوں میں قدیم روایت کی ایسی توسیع بھی ہے جس میں اختر شیرانی کی جمال آفرینی نے تازگی اور خوش رنگی شامل کی ہے۔ ایک محکم روایت سے وابستگی کی بنا پر ان اشعار میں پختگی اور متانت کا ایک ایسا جادو ملتا ہے جو ان کے کلام کو قابل توجہ بنا دیتا ہے۔ پچاس سال کے شعری تجربے نے ان میں پختگی پیدا کی ہے اور زبان و بیان میں ایک ایسا تیکھا پن جو نعتیہ اشعار کو دل آویز بنا دیتا ہے۔ آخر میں چند شعر پیش کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ ابو الطاہر فدا حسین فدا نے شعری روایت کو کس سلیقے سے ہضم کیا ہے:

انوارِ اسمِ ذات کا بے شک ہے تو امیں

اور ہر مہر نبوت میں نگینہ تیرا

○

سائل انوار بن کر مہر و مہ صبح و مسا

در پہ آتے ہیں تمہارے باری باری واہ وا

○

رواں ہر نبی ہے اسی سمت دیکھو

ہیں استادہ جس جا خیام محمد

ڈاکٹر وحید قریشی

## خمستان سرمدی کی مہک

سرورِ دو جہاں، رحمتہ للعالمین، سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک و بے بہتا وہ ہے جس کی شان بے حد و حساب ہے۔

آنحضورؐ کی مدح و توصیف میں قرآن مجید ناطق ہے اور آپ کی ذات والا صفات ہی وہ ہستی ہے جس کی خاک پابے، غبار اور عہد مبارک کی قسمیں ہر زمانہ یاد فرماتا ہے۔ نبی اکرمؐ کی شان عظیم و بے مثل کو کوئی خاکی ہو کہ نوری، کما حقہ بیان کرنے سے قاصر ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشم

آں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

رسول معظمؐ کے مناقب و معجزات کا بیان نعت کی صورت میں آپ کے عہد مبارک میں اور مابعد شعرائے اسلام نے برابر کیا۔ عرب و عجم پر ہی کچھ موقوف نہیں، مختلف ممالک میں بسنے والوں نے اپنی اپنی رمز و رو میں نعتیہ اشعار نزاکت خیال کے دلکش پیکروں میں جلوہ سماں کئے۔

فدا پچھلے چند سالوں سے برابر نعتیں لکھ رہے ہیں۔ وہ بستانِ محمدی کے ایک بلبل شوریدہ سر ہیں، ان کی نعتوں میں ایک مخصوص نغمگی ہے جو قاری کے حریمِ روح میں شمع ایمان کو منور کئے دیتی ہے۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کی گئی نعتیں، بس یوں سمجھئے کہ سچے موتیوں کی لڑیاں ہیں جن میں مزین موزوں الفاظ ڈھلکتے اور چمکتے ہوئے لولوئے لالہ ہیں۔

فدا کے شاعرانہ کمالات کا نمونہ ان کی کہی ہوئی نعتوں میں ملتا ہے نعت رسول مقبول ﷺ، ان دنوں ہماری شاعری کی مقبول ترین صنف ہے جسے بجا طور سے دینی تقدس کا درجہ حاصل ہے۔

نعت گوئی کا صحیح حق وہی شاعر ادا کر سکتا ہے جو نبی کریمؐ کے عشق میں سرشار ہو اور حضورِ اعلیٰ کی عظمتِ ارفع و عظمیٰ کا شناس ہو۔ فدا عاشقِ محبوبِ خدا ہے اس کی نعتیں شعری لطافت، جدت ادا اور دلنشین پیرایہ بیان سموئے ہوئے ہیں۔

برصغیرِ پاک و ہند میں بقول ڈاکٹر ریاض مجید، حضرت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی نعتوں کے زیر اثر، ایک نعتیہ تحریک کا آغاز ہوا اور ہمارے علماء و صوفی شعراء نے اردو نعت کو ایک نیا رنگ و آہنگ دیا۔ نعت گو شعراء



کے چند ایک نام تبرکاً بیان کر دوں، محسن کا کوروی، غلام امام شہید، علامہ اقبال، سیماب اکبر آبادی، بیدم وارثی، مولانا ظفر علی خاں اور علامہ تاج ء نانی۔

جناب ابوالطاہر فدا حسین فدا ایک سلیم الطبع انسان، سخن شناس نیز پرگو اور معنی شناسی میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ عشقِ حبیب کبریا کی نعمتِ عظمیٰ مبداءِ فیاض نے فیاضی کے ساتھ ان کو عطا کی ہے۔ ان کے سینہ میں چراغِ ایمان کی روشنی اور کلام میں نورستہ گلوں کی خوشبو ہے۔ اپنے مجموعہ نعت میں فدا صاحب نے مدنی سرکار کے حضور پورے عجز اور کمال و نیاز مندی سے اپنی بے پایاں عقیدت سے مدحت کی لازوال شمعیں روشن کی ہیں اور انہیں ہمارے معتبر نعت گو شعرا کی صف میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ ان کے اشعار نعت ایسے تروتازہ، حسین و جمیل پھولوں کا گلستہ ہیں جن کی مہک سے قاری یا سامع کا مشامِ جاں معطر اور روح پر سکون ہو جاتی ہے۔

ابوالطاہر فدا حسین فدا کا نعتیہ کلام ”خمستانِ سرمدی“ پڑھا اور ان کے لئے دعائے خیر کے لئے لب و لہجے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر کثیر عطا کریں۔ (آمین)

ان کی نعتیں پڑھنے کے بعد کچھ ایسی کیفیت ہوتی ہے:

جگمگاتے لفظ آ جاتے ہیں میرے سامنے

میری پروازِ تخیل کو ضیا دیتا ہے کوئی

ان کی مدحت کا ہر اک لفظ ہے مشک و عنبر

جب پڑھی نعت تو اشعار سے خوشبو آئی

درد مندا متی نعت سن کر یا پڑھ کر پکار اٹھتا ہے۔ یا رسول اللہ!

آپ کا درد ہی ہر درد کا درماں نکلا

نکلا آنسو بھی تو غارت گر عصیاں نکلا

راجی شفاعت و غفرای

سردار علی احمد خاں

18۔ الفتح گارڈن ٹاؤن لاہور

## خمستانِ سرمدی

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے ایک صحابی نے دریافت کیا کہ رحمت عالم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں؟  
حضرت صدیقہ نے فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

”یعنی آپ کا اخلاق قرآن ہے۔“

حضرت صدیقہ کا یہ مختصر سا جواب اپنے اندر سمندر کی سی وسعت لئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس میں جا بجا حضور پر نور شافعِ یوم نشور ﷺ کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کا بیان ہے۔ ایک عارف کا کہنا ہے:

”ہمہ قرآن در شان محمد“

شعراءِ اسلام نے توصیفِ مصطفیٰ اور نعتِ حبیبِ خدا کو قرآنِ حکیم کی پیروی اور سنتِ الہی سمجھ کر اپنایا اور اس مبارک صنف میں اپنی استعداد کے مطابق خوب لکھا۔ صحابہ کرام میں حضرت سیدنا علی مرتضیٰ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نعتیں معلوم و معروف ہیں۔ اسی طرح بعد کے بزرگوں میں شیخ سعدیؒ، حافظ شیرازیؒ، مولانا جامیؒ، حضرت سیدنا غوث الاعظم جیلانیؒ، خاقانیؒ، عریؒ، قدسیؒ، خواجہ

نظام الدین اولیاء اور حضرت امیر خسرو کی نعتیں ہم اکثر شوق سے پڑھتے اور سنتے آ رہے ہیں۔ مقامِ نبوت سے آشنائی کے باعث ان بزرگوں کے کلام میں ایک خاص سوز اور اثر ہے۔

اردو کے ابتدائی شعراء مثلاً حضرت بندہ نواز گیسو دراز، محمد قلی قطب شاہ اور قاضی محمود بھٹی سے لے کر ذوق دہلوی اور امیر مینائی تک سب نے اس صنف میں لکھا ہے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ اسی طرح دورِ جدید میں محسن کا کوروی، مولانا احمد رضا خاں اور علامہ محمد اقبال سے لے کر ہمارے محترم ابو الطاہر فدا حسین فدا تک بیشتر شعراء نے نعت نگاری میں بیش قیمت اضافے کئے ہیں۔ جناب فدا کا تعلق شعراء کے اس مبارک گروہ سے ہے جس کی پہچان ہی عشقِ رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔

فدا صاحب کی تمام زندگی مشقِ سخن میں گزری ہے۔ اس سلسلے میں ان کی تربیت و رہنمائی نامور شاعر علامہ تاج عرفانی نے کی جو اپنے عہد کے معروف شاعر تھے۔ فدا صاحب کی شاعری کا لوہا ہمارے عہد کے کئی نامور اساتذہ فن نے مانا ہے۔ علامہ عرشی کی رائے میں فدا صاحب طبعاً شاعر پیدا ہوئے ہیں اور وہ مختلف اصنافِ سخن پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ خواجہ دل محمد مرحوم کے مطابق فدا صاحب کا کلام ان کے سچے جذبات کا آئینہ دار ہے اور پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر مرحوم کے نزدیک وہ ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے نعت گوئی کو تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف قرار دیا ہے اور سچی بات ہے کہ مولانا کی یہ رائے باون تولہ پاؤ رتی درست ہے۔ مجھے فدا صاحب کی نعتیں دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ الحمد للہ انہوں نے یہ کٹھن راستہ کامیابی کے ساتھ طے کیا ہے۔ ان کا نعتیہ کلام ”خمستانِ سرمدی“ ان کے عشقِ رسول کا مظہر اور ان کے پاکیزہ جذبات کا آئینہ دار ہے۔ یہاں تبرکاً چند

اشعار نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

عرشِ اعلیٰ سے شہیدانِ وفا کو اب بھی  
نطقِ محبوبِ مشیت کی ندا آئی ہے

○

حریمِ خانہ کعبہ کی حرمت آپ ﷺ کے دم سے  
بہارِ بے خزاں ہو ابرِ رحمت کی گھٹا ہو تم

○

یہ میری خوش نصیبی ہے، یہ فیاضی ہے قدرت کی  
فدا اُس جانِ رحمت پر دل و جاں سے فدا ہوں میں

○

یہ شش جہات روشن ہیں نورِ مصطفیٰ سے  
بے شک ہیں شمعِ بزمِ رشد و ہدیٰ محمدؐ

○

غرق ہوں بحرِ ندامت میں پریشاں حال ہوں  
کھل نہ جائے یا نبی! اعمال کا میرے بھرم  
آخر میں میری دلی دعا ہے کہ فدا صاحب کے اس مجموعہ کو قبولیتِ عام

حاصل ہو۔

دعا گو

خواجہ عابد نظامی

لاہور 2002ء

## صنّفِ نعت پر ایک اجمالی نظر

جملہ اصنافِ سخن جو فارسی ادب سے براہِ راست ماخوذ ہیں ان میں جو قوت ناسیہ پائی جاتی ہے اس نے دونوں زبانوں فارسی اور اردو کے ادب میں تنوع، دلکشی اور ہمہ جہت گہرائی اور گیرائی پیدا کی ہے۔ صنّفِ غزل جو فارسی قصیدہ کی تشبیب تھی بجائے خود ایک علیحدہ صنّف بن چکی ہے جس میں مضامین کی گنجائش سے کشادگی نہادگی اور وسعت بیان کا خیال پیدا ہوا۔ یوں تو مثنوی کی وسعت اور واقعہ نگاری سے کردار سازی کا ادراک ہونے لگا مختلف مباحث کی جامعیت کی بناء پر ایجاز میں تفصیلات یعنی کوزے میں دریا کی پنہائی پیدا ہو گئی لیکن غزل کے دور میں بحور و قوافی اور ردیف کے تنوع کے ساتھ ساتھ خارجیت اور داخلیت نے تصوف کی موشگافیاں ذات و کائنات کے نہاں خانوں کی جو نشاندہی کی اس سے بہت سی گھٹیاں سلجھنا شروع ہو گئیں۔ واضح رہے کہ اصنافِ محض سانچے میں اصل لئے متخیلہ ہے اور متخیلہ ذہن کے رواق میں تخم ریزی کرتی اور نمو پاتی ہے۔ آج علم نفسیات نے شعور و لاشعور و تحت

الشعور، قبل شعور اور ما قبل شعور کے تاریک گوشوں کو علم کی روشنی سے منور و مستنیر کر کے تخلیق کی وسعتوں کو انسان کی دسترس میں دے دیا ہے جو جملہ فنون لطیفہ کی حرکی توانائیوں کے تجزیاتی عمل کو معاشرتی ماحول کے دوائر سے بالواسطہ یا بلا واسطہ مربوط رکھتے ہیں۔ عمرانیات میں طین TAIN ماحول زمانے اور ماحول کو بڑی اہمیت دیتا ہے لہذا جو روایات فارسی اور اردو ادب کو ودیعت ہوئیں وہ اسلامی مابعد الطبیعات ہیں۔ عربوں کی سوسائٹی سے ایران اور ہندوستان پہنچیں کہ عربوں کی سرشت میں شعری مزاج ہمیشہ سے موجود تھا۔ سبع معلقہ کے شاعر سے لے کر قصیدہ بردا کے شاعر کی شعر گوئی کے ساتھ ساتھ اسلام کے ابتدائی زمانے ہی سے قصیدہ بردا کی صورت میں نعت گوئی کا مذاق اور مزاج متعین ہو چکا تھا۔ ایران میں سعدی سے لے کر جنوبی ہند اور بصرہ شمالی ہند میں اسلامی عقائد کی ترویج و اشاعت میں نعت گوئی کی روایت پروان چڑھتی رہی۔ عربی اکبر اور جہانگیر کے ادوار میں شیراز سے ہندوستان آیا تو نعت گوئی کی ایک اچھوتی روایت ساتھ لایا جس میں قصیدہ میں حفظ مراتب کا اچھوتا مذاق بھی شامل تھا یعنی اس نے حضورؐ ختمی مرتبت اور حضرت علیؑ کو ممدوح بنا کر قصیدے کہے اور دنیا کے کسی شخص کو ممدوح نہیں بنایا اگر ان کی تعریف کی تو انہیں مشعوق بنایا اور اگر مشعوق کی تعریف میں دس اشعار رقم کئے تو پہلے بیس شعر اپنی تعریف میں کہے۔ وہ خود کہتا ہے۔

اقبال کرم می گزد ارباب ہم را

ہمت نخورد نیشترد کاو نعم را

اور اسی میں کہتا ہے۔

بے برگی دن داغ نہد درد دل ساماں

بے مہری من زرد کند روئے درم را

اس حفظ مراتب سے نعت اور نعت گو دونوں کا مرتبہ اور بلند ہو گیا۔ جنوبی ہند کے دو سو سالہ شاعرانہ دور میں اور شمالی ہند میں دہلی لکھنؤ اور کراچی نیز پنجاب میں نعت گوئی کا ذوق و شوق نہ صرف زندہ ہے بلکہ ولولہ شوق بڑھتا جاتا ہے کہ اسلامی مابعد الطبعیات میں محض جذبہ خیال اور وجدان ہی نہیں متخیلہ کی فکری اور عقلی کاوشیں نت نئے اسالیب اور رنگوں میں ظہور پا رہی ہیں۔ جملہ اصناف میں عموماً قصیدہ مرثیے اور سلام نگاری میں نعت گوئی جڑ پکڑ چکی ہے۔ اخلاق حسنہ تہذیب کی شائستگی اور زندگی کے اعلیٰ اقدار میں حضورؐ کی مثالی زندگی طیب و طاہر کردار کو نعت گوئی نے بلند مقام عطا کیا ہے۔ بیسویں صدی پوری کی پوری نعت گوئی سے پر ہے اکیسویں صدی کا آغاز بھی اچھا ہے جو شاعر معتبر بننے کی سعی کرتا ہے وہ حمد و نعت سے بسم اللہ کرتا ہے۔ ابو الطاہر فدا حسین فدا اپنے معاصرین میں ایک اہم مقام حاصل کر چکے ہیں کہ ان کے کلام میں ژولیدگی یا گنجلک نہیں صفائی سادگی اور شائستگی ہے وہ اکثر چھوٹی چھوٹی بحروں میں ایجاز و اختصار سے نئی تلی بات کہہ جاتے ہیں جس میں تاثیر ہوتی ہے کہ ”دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔“ اس میں محض عقیدے اور عرفان کی پختگی ہی نہیں بیان کا تنوع اور اظہار مافی الضمیر پر قدرت کو بھی دخل ہے یوں تو فدا کے کلام کے فدائی اور شیوہ نے نوازی کے گرفتار ہوئے ہوں گے۔ ازاں جملہ میں بھی جذبے خیال اور وجدان کے پہلو بہ پہلو فکر و عقل کی کرشمہ سازیوں کو عصری حسنت کا عطیہ سمجھتا ہوں جس سے فن شعر اور خود شاعر

87002



کی پہچان اور شناخت ہوتی ہے اس مجموعہ نعت میں میرے ساتھ ساتھ ناظرین بھی اس کے قائل ہوں گے۔ نمونے کی ضرورت نہیں کہ پورا مجموعہ بجائے خود نمونہ ہے۔

مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید

دعا گو

ڈاکٹر آغا سہیل

جوہر ٹاؤن لاہور

## ابوالطاہر فدا حسین فدا کا فن نعت نگاری

شاعری کا تعلق حیات سے ہے اور فلسفہ حکمت کے رموز آشکار کرتا ہے۔ جب بھی شعر میں حکمت، فلسفہ اور خارجیت کا تذکرہ کیا جائے گا تو شعری محاسن دب جائیں گے اور حیات کے نقوش مبہم اور مدہم پڑ جائیں گے۔ یہ خیال کہ جب تک شعر میں دقیق مضامین اور موٹے موٹے عربی اور فارسی کے الفاظ استعمال نہ ہوں گے شعری فضا بلند نہیں ہو سکتی دور از کار اور مہملات میں سمجھا جاتا ہے۔ یہی شعوری کوشش شعر کا محسوسات سے رشتہ منقطع کر دیتی ہے۔

حسی اور قلبی کیفیات شاعر کی عقیدت سے نمو پاتی ہیں۔ عقیدت خواہ شخصیت سے ہو یا شخصیت کے کردار اور اس کے حسن و جمال سے ہو ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لاتی ہے۔ شاعر ہو یا کوئی ادیب عمر کے کسی نہ کسی حصے میں زندگی کا ایک خاص نظریہ بنا لیتا ہے۔ میں اس نظریے کو بھی عقیدت ہی کے زمرے میں شمار کرتا ہوں۔

ابوالطاہر فدا حسین فدا نے زندگی میں بہت سے پاڑے بیلے غزلیں کہیں نظمیں کہیں قطعات تاریخ میں نام پیدا کیا مگر ان کا تعلق ہمیشہ علم و عرفان سے رہا۔ انہوں نے جو روحانی تجربے کئے ان سے ان کی سیرت آئینہ کی طرح شفاف نظر آنے لگی ان کی ذات تنہا تھی مگر وہ انجمن بن گئی۔ یہی سیرت کا روحانی پہلو انہیں نعت نگاری کی طرف لے گیا اور وہ حضور ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر فریضہ نعت ادا کرنے لگے۔ ۱۹۳۸ء سے اب تک

انہوں نے صدہا نعتیں کہیں جن کا انتخاب اب مجتمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں پیش کی جا رہی ہیں۔

نعت نگاری کوئی نئی چیز نہیں خود خداوند کریم نے حضور ﷺ کے اوصاف حمیدہ کی تعریف مختلف انداز سے کی ہے۔ عربی زبان کے شعرا نے نعت کے گلستان میں ایسے ایسے پھول کھلائے ہیں جن کی خوشبو سے پیکر نعت معطر ہو گیا خود حضور ﷺ کے چچا ابو طالب نے حضور ﷺ کی شان میں کئی طرح سے نعتیں کہی ہیں ان کے دو اشعار کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

۱- اے میرے بھتیجے خدا کی قسم قریش کے تمام گروہ آپ کو اس وقت تک ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک میں دفن نہ ہو جاؤں۔

۲- مجھے معلوم ہے کہ محمد ﷺ کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے اور یہ سلسلہ اب تک قائم ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

حسان بن ثابتؓ نے کہا کہ وہ ایک روشن چراغ اور ہادی بن کر آئے وہ چراغ اس طرح چمکتا ہے جس طرح ہندی شمشیر چمکتی ہے۔

عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا کہ اگر آپ کی مبارک شخصیت میں دیگر واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپ کا چہرہ مبارک ہی حقیقت کی خبر دے دیتا۔

ان کا مجموعہ نعت خمستان سرمدی ایک ایسا گلستان ہے جس میں انواع و اقسام کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ادبی فضا نے ان کے دیوان کو عقیدت کدہ اور ان کے کلام کو مستند بنا دیا ہے۔ وہ نعت کے بحر میں غوطہ زن ہوئے ہیں وہاں سے انہیں چمکتے اور دکلتے عقیدت کے موتی حاصل ہو گئے ہیں۔

ان کی تمام نعتوں میں عشق محبوب خدا کا جلوہ صاف نظر آتا ہے۔ حب انسان کی نیت درست ہو اور جذبہ صحیح رخ پر رواں دواں ہو تو ممکن ہے کہیں بلکی سی لغزش نظر آئے مگر عشق محبوب خدا ﷺ کی صاف اور شفاف لہریں ان لغزشوں کو بہا لے جاتی ہیں اور شاعر کا ذہن اور اس کے قلب کی کیفیت قارئین کو مسحور کر دیتی ہے۔ فدا صاحب کی یہی سادہ اور شستہ مزاجی ان کے کلام کا طرہ امتیاز ہے۔

فدا صاحب نے اپنی نعتوں میں قرآن اور احادیث کے الفاظ نہایت مدلی

نظم کئے ہیں۔ اسی سے اندازہ ہوتا ہے وہ قرآنی رموز اور احادیث کی معنویت سے نہ صرف آشنا بلکہ ان کا استعمال اس قدر بر محل ہے کہ انہیں شعری جامے میں پڑھ کر جی خوش ہو جاتا ہے۔ چند مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ قارئین ان کے مبلغِ علم سے واقف ہو جائیں۔

- ۱- پیدا عالم میں آج کے دن محبوبِ رؤف رحیم ہوا
- ۲- تاباں حریم کن میں ہیں انوارِ مصطفیٰ
- ۳- عرشِ اعظم تو کیا تھا فرشِ رہِ اللہ نے
- پیشوائی کے لئے بھیجے تھے جبریل امین
- ۴- اٹھ گئے پردے تعین کے شبِ اسرا تمام
- ۵- سرِ عرشِ قوسین سے آگے جا کر --- محبت سے ہوئے ہم کلامِ اللہ اللہ
- ۶- صاحبِ معراج ہیں وہ راز دار کن فکاں
- ۷- امامِ الانبیاء آئے وہ ختم المرسلین آئے
- ۸- محمد باعثِ تخلیقِ عالم
- ۹- وہ شہِ ارض و سما ہیں صاحبِ لولاک ہیں
- ۱۰- دیتا ہوں تجھے واسطہ میں ن و قلم کا

ان تمام حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ شاعر کی گرفتِ الفاظ پر نہایت سخت ہے۔ یہ خصوصیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب شاعر کے دل میں حبِ پیغمبر ﷺ کا ایک لامحدود سمندر موجزن ہو۔

کعب بن مالک نے کہا تھا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں اور بلاشبہ اللہ کے رسول حق کی بدولت غالب آکر رہیں گے۔

شمالِ ترمذی کے صفحہ ۱۲ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درج ذیل جملہ بڑی سے بڑی نعت پر بھاری ہے۔ اس جملے کا ایک ٹکڑا عربی زبان میں ضرب المثل قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نعت کا لفظ سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی نے استعمال کیا۔ شعر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”جس کی آپ پر یکا یک نظر پڑتی ہے ہیبت کھا جاتا ہے جو آپ سے تعلق بڑھاتا ہے محبت کرنے لگتا ہے۔ آپ کا وصف کرنے والا کہتا ہے کہ آپ سے پہلے نہ آپ

کے بعد آپ جیسا ہوگا۔

فارسی زبان میں فردوسی، شمس تبریزی، مولانا روم، سعدی شیرازی، عبدالرحمن جامی، جمال الدین عرفی، محمد جان قدسی، فانی شیرازی اور غالب کے علاوہ سینکڑوں شعرا نے نعتیں کہیں۔

شعراے عرب و عجم نے حضور ﷺ کی شکل و شباهت اور ان کے کردار کے علاوہ شہر مدینہ اور اس سے وابستہ واقعات و مقامات اور جہاد و صلحنامہ کا ذکر بھی اپنی نعتوں میں پیش کیا ہے۔ فارسی نعتوں میں حضور ﷺ کی آلؑ اور ان کے اصحابؑ کے کارہائے نمایاں بیان کر کے نعت کا دائرہ وسیع کر دیا۔

اردو زبان میں نعت کہنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے اردو نعت نگاروں نے عربی اور فارسی نعت نگاروں کا مکمل تتبع کیا اور نعتوں میں زبان و بیان کے نہایت نادر نمونے پیش کئے۔ علامہ اقبال نے نعتوں میں قوم و قومیت، آئین و حکومت اور معاشرت و سیاست کا اس خوبی سے پیوند لگایا ہے کہ اردو نعتیں کسی بھی زبان کی نعتوں سے پیچھے نہ رہیں۔

قیام پاکستان سے قبل نعتوں کا وہی انداز اور وہی پیٹرن رہا جو بزرگوں نے قائم کر دیا تھا۔ پاکستان چونکہ ایک اسلامی ملک تھا اس لئے مذہب کی ترویج کے ساتھ ہر شاعر نعت نگار بن گیا۔ جنرل ضیاء کے دور میں کچھ تو صاحب الرائے نعت نگار تھے مگر زیادہ تعداد پر فیشنل نعت نگاروں کی وجود میں آگئی۔ انہوں نے اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے الٹی سیدھی نعتیں کہہ کر نعتیہ دیوان شائع کرا لئے۔ بعض شاعروں نے تو ایسے اشعار کہے ہیں جن سے حضور ﷺ کی منقبت کی بجائے منقصت کا پہلو نکلتا ہے

فدا صاحب کے نعتیہ اشعار نہایت سادہ اور سلیس ہیں وہ اپنی ذات میں گم ہو کر ان لمحات کے قریب پہنچ گئے جہاں سے آفتاب رسالت ﷺ کی شعاعیں اپنی روشنی بکھیر رہی تھیں اس روشنی کو دیکھ کر وہ محبوب خدا کے حسن اور ان کی تنویر کی تعریف کرنے لگے۔

جنت کی جیتے جی ہمیں مل جائے گی نوید

ہو جائے خواب ہی میں جو رویت حضور کی

مصحف رُخ ترا قران ہے اللہ اللہ  
 زینت ارض و سما شان ہے اللہ اللہ  
 حضور کی شکل و شمائل کا وصف بیان کرنے کے بعد انہیں وہ مقام بھی بہت عزیز  
 ہے جو حضور کا مسکن رہا ہے۔

در حبیب پر پہنچے جو جبہ سائی کو  
 تو واپس آئے نہ یا رب فدا مدینے سے  
 ہیں جنت فردوس کی رعنائیاں سب ہیچ  
 صد رشک چمن زار ہے ہر خار مدینہ

فدا صاحب کی شاعری کو موجودہ استدلالی پیمانے سے ناپنا درست نہیں کیونکہ کچھ  
 باتیں عقل میں آتی ہیں مگر کچھ ایسے واقعات بھی ہیں جو حقائق پر مبنی ہیں مگر عقل کی ان تک  
 رسائی نہیں مثلاً حضور ﷺ کی جسمانی معراج آج بھی بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے اسی  
 طرح شق القمر کا واقعہ ابھی تک عقل کی پہنچ سے دور ہے۔ فدا صاحب نے معراج اور اسی  
 قسم کے واقعات کا اپنی نعتوں میں ذکر کیا ہے۔

تاب نظارہ لا نہ سکے طور پر کلیم  
 تھے عرش پہ جو صاحب اسری تہی تو ہو

نور نوری مثال بشر ہے قاب تو سین پیش نظر ہے  
 نور ہی نور سب جلوہ گر ہے نور سے کوئی پردا نہیں ہے

جدید نعتوں میں حضور کی سیرت و کردار اور اخلاق و اطوار کے مباحث بیان کئے  
 گئے ہیں ایسے بیانات کا مقصد یہ تھا کہ آج کے بگڑے ہوئے مسلمانوں کے کردار کو درست  
 کیا جائے۔ جناب فدا موجودہ نعت کے موضوعات سے غافل نہیں ہیں انہوں نے سینکڑوں  
 ایسے اشعار کہے ہیں جو اخلاقِ نبوی ﷺ کی سچی تصاویر ہیں۔

کشادہ گنج سخاوت ہے میرے آقا کا  
 فیض پاتے ہیں شاہ و گدا مدینے سے

کس نے بیواؤں قیموں پر کیا لطف و کرم  
مفلسوں اور بیکسوں کو کس نے سیم و زر دیا

ان کے اس مجموعے میں بلند اور عمدہ شاعری کے جا بجا نمونے ملتے ہیں ان کی شاعری میں حضور سے دوری کی تڑپ اور حضور تک پہنچنے کا کرب واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اگر ان کے پر معارف کلام کو پڑھیں تو ان کے لہجے کا ارتعاش قلوبِ قارئین پر منزہ اثرات مرتسم کرتا ہے۔

سید وحید الحسن ہاشمی

ہزار بار بشوئم دہن ز مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی است

(حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ)



ہوا حمدِ خُدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا  
الف الحمد ربِّ العالمین کا ہے قلم میرا

تُو ہی تُو میں ہوں

ترے جمال کی تصویر ہو بہو میں ہوں  
ترے حسین مناظر کی آبرو میں ہوں  
فدا نے کر دیا یہ راز آج کیوں افشا؟  
نگاہِ چشمِ حقیقت میں تُو ہی تُو میں ہوں



## حمد باری تعالیٰ

جلوہ فگن وہ نور کہاں ہے کہاں نہیں؟  
دیکھو تو ذرے ذرے میں وہ کب عیاں نہیں

پیدا کریں جو نور بصیرت نگاہ میں!  
واللہ پھر نظر سے وہ ہرگز نہاں نہیں

اس کی تجلیات کو دیکھے وہ کس طرح؟  
جس کی نگاہ قلب ہی آئینہ ساں نہیں

آپ رواں میں سبزے میں ہر گل کے رنگ میں  
کیا اس کی جلوہ گاہ جمالِ بتاں نہیں؟

ہو کس طرح وہ اس کی حقیقت سے آشنا  
جو راز دار محفل کون و مکاں نہیں!

اے دل بتا تو چشمِ بصیرت سے دیکھ کر  
کیا ہر وجود میں وہی رُوحِ رواں نہیں  
خورشید میں چمن میں فدا اس کا نور ہے!  
کیا شعلہ و شرر میں وہی ضوفشاں نہیں

## خدا کے حضور میں

مجھ پر نگہِ لطف ہو اے خالقِ اکبر  
مجھ پر کرم و جود ہو اے داویرِ محشر  
افعالِ زبوں سے جو مرا حال ہے ابتر  
تو دامنِ رحمت میں مجھے ڈھانپ لے یکسر

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں تیرے کرم کا

جاہل ہوں مجھے عالم و فرزانہ بنا دے  
ہر شعرِ مرا جوہرِ درُ دانہ بنا دے  
تو میرے تخیل کو پری خانہ بنا دے  
جو اہلِ خرد کو مرا دیوانہ بنا دے

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں علم و حکم کا

ہوں میرے تخیل میں حسینانِ معانی  
ہو بحرِ تفکر میں کچھ اس طرحِ روانی

ہر اہلِ سخن دیکھ کے بھرنے لگے پانی  
دنیا میں مسلم ہو مری سحر بیانی

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں ن و قلم کا

مدت سے میں رہتا ہوں گرفتار مصائب  
رنج و غم و اندوہ مرے دل سے ہوں غائب  
ہو جائیں محاسن سے مُبَدَّل یہ معائب  
ہر قولِ فدا کا رہے ہر بزم میں صائب

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں بیتِ حرم کا

## زمزمہ وحدت

ہے نور شمس و قمر لا الہ الا اللہ

ظہورِ شام و سحر لا الہ الا اللہ

ہے گویا نیر تابندہ اس کا اک اک حرف

ہے دُرُج لعل و گہرُ لا الہ الا اللہ

خدا گواہ کہ یہ مرہم شفا دیکھا

برائے زخمِ جگر لا الہ الا اللہ

سمائے کس طرح حسنِ بتاں نگاہوں میں

ہے جس کا حُسنِ نظر لا الہ الا اللہ

ہے بیخودی تری ہستی خبر نہیں تجھ کو

یہ دے رہا ہے خبر لا الہ الا اللہ

بنالے اس کا وظیفہ کے بعد مرنے کے

بنے کا خلد کا دَر لا الہ الا اللہ

نہیں ہے اس کے سوا غیر پر نظر میری

ہے میرے پیش نظر لا الہ الا اللہ

ظہور ہوتا ہے اس سے جمالِ مُطلق کا

ہے ایک نقشِ اثر لا الہ الا اللہ

عدو کے سامنے ڈٹ جا تو ہو کے سینہ سپر

سمجھ لے تیغ و تبر لا الہ الا اللہ

خدا گواہ سمجھتا ہوں سُرمۂ عرفاں!

برائے کور نظر لا الہ الا اللہ

جلا کے خرمینِ باطل کو راکھ کر دے گا

مثالِ برق و شرر لا الہ الا اللہ



ہر ایک عنصر عالم کا ہے وظیفہ یہی  
ہے وِزِدِ حَجْرٍ وَ شَجَرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

زباں زباں ہی نہیں وہ جو خوگر اس کی نہیں  
ہے ذِکْرِ جَنِّ وَ بَشَرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بقائے ہر دو جہاں کی خبر ہے اس میں فدا  
پڑھو تم آٹھوں پہر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کراچی ۱۹۴۵ء

## توحید و رسالت

طالب نہیں تاج و تختِ طہیل و علم کے  
مشتاق نہیں سیم و زر و علم و حکم کے  
جب ذوالیمنین و ارحم و اکرم ہے تری ذات  
طالب ہیں فقط اک نگہ چشمِ کرم کے

جب ہوا ذاتِ محمدؐ کا ظہور!  
شش جہت میں چھا گیا بس ایک نور!  
ہیبتِ حق سے تزلزل تھا پیا  
قصرِ باطل ہو گئے سب چور چور

## مدح احمد مرسل

در صنفِ مہملہ (غیر منقوطہ)

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمدؐ مصدرِ دُرِ ہا سَرا سَرا!

محمدؐ مرسل و ممدوحِ دَاوَر

محمدؐ دائرہ سَلکِ دُرِّ کا

محمدؐ مطلعِ اک لَمعِ سحرِ کا

محمدؐ محرمِ اسلام و اعلام

محمدؐ اعلمِ اسرارِ اِلہام

محمدؐ عالمِ کلکِ مَدَوَّر

محمدؐ مصدرِ لولو و گوہر

محمد مالکِ کل اللہ اللہ

محمد ہر دو عالم را سہارا

محمد راہرو راہِ ہدا کا

محمد حاصلِ مہر و عطا "مولانا"

محمد مہر و ماہ کا محور

محمد "سورہ خم" اطہر

محمد اسمِ سرِّ لا الہ کا

محمد گوہرِ احمرِ جرا کا

محمد سیدرہ و اسرا کا دولہا

محمد احمدِ مرسل ' دُلا را

محمد لَمَعۃِ صدِ مہرِ طہ

محمد "ورد" دردِ لا دوا کا

معلمِ الکلی محمد محمود

سلام اللہ علی طاہر المسعود

## صلو اعلیہ وآلہ

مرے روم روم میں تو بے تری یاد میری حیات ہے  
 مرے مصطفیٰ شہِ انبیا تری ذات والا صفات ہے  
 تری خوشبو میری مشامِ جاں ترا عشق ہے میری آرزو  
 میں ہوں ایک ذرہ نیستی تری ذات ہی کو ثبات ہے  
 ترا نام احمدِ مجتبیٰ تری ذات مظہر کبریا  
 تو سراپا حسنِ جمیل ہے تری بات شیریں نبات ہے  
 جو اسیرِ زلفِ دو تا ہوئے وہ شہیدِ عشق و رضا ہوئے  
 تری آن پر ترے نام پر جاں سپاری اصلِ حیات ہے  
 ترا نورِ حق کا ظہور ہے ترا حسنِ جلوہ طور ہے  
 ملی مہر و مہ کو جو روشنی ترے حسن ہی کی زکات ہے

یہ نہار و لیل کے سلسلے ترے نورِ جلوہ فراز سے  
ترا روئے زیبا ہے صبحِ نو، تری زلفِ تابشِ رات ہے  
میں قتلِ عشقِ حبیب ہوں، میں نوائے حق کا نقیب ہوں  
ترے ہجر میں شہِ حق نما، مرا اشکِ مثلِ فرات ہے  
تری راہِ شوق میں نیم جاں ہے فدائے زار کی تو اماں  
ترا نام نامی ہے حرزِ جاں، ترا ذکرِ عینِ نجات ہے

## نغمہ رسالت

درِ نبی پہ جو اپنا سلام ہو جائے  
نصُوصی لطفِ رسولِ انام ہو جائے  
خمارِ جس کا رہے تا قیامِ عاصی کو  
مئے طہور کا حاصل وہ جام ہو جائے  
غریب و بیکس و بے چارہ کی تمنا ہے  
خدا کرے کہ مدینہ مقام ہو جائے  
نگاہِ رحم جو فرمائیں خستہ حال پہ آپ  
گنہگار پہ دوزخِ حرام ہو جائے  
درِ رسول پہ اسبابِ حاضری ہو جائیں  
الہی! ایسا کوئی اہتمام ہو جائے

جہانِ فانی کی شاہی کی کیا طلب اس کو  
 جو صدقِ دل سے نبیؐ کا غلام ہو جائے  
 نفسِ نفس رہے میری زباں پہ ذکرِ حضورؐ  
 یہی وظیفہِ مرا صبح و شام ہو جائے  
 متاعِ زیت جو کر دے نثارِ آقاؐ پر  
 حیاتِ فانی، حیاتِ دوام ہو جائے  
 ہو بالا دستی جہاں میں کتاب و سنت کی  
 رسولِ پاک کا نافذ نظام ہو جائے  
 شرفِ حضوری کا یا رب عطا ہو سائل کو  
 قبول اپنی تمنائے خام ہو جائے  
 قضا بھی آئے فدا کو تو یادِ جاناں میں  
 بقایا عمر نہ یوں ہی تمام ہو جائے

صا قیامت کا محف



## رحمتِ تمام

اُٹھی ہے ابر کرم کی گھٹا مدینے سے  
ہے لائی رحمتیں لا انتہا مدینے سے  
میں اس نصیب کے قرباں کہ ہوں گیاہِ ضعیف  
ہوئی قبول جو اپنی دعا مدینے سے  
چمن چمن ہے معطر تو مُشک بیز فضا  
اڑا کے مستیاں لائی صبا مدینے سے  
جنابِ خضرؑ ہیں واللہ فیضیابِ رسولؐ  
عطا ہوا جنہیں آبِ بقا مدینے سے  
ہو میرے قلبِ المناک کو نصیبِ خوشی  
بلاوا آئے مجھے بھی شہا مدینے سے

بھٹکتے دشتِ فنا میں ہیں زر کے متوالے  
 ہے ملتی دولتِ ابدی غنا مدینے سے  
 ہمارے ماویٰ و ملجا بھی ہیں مسیحا آپؐ  
 کہ ہر مَرَض کی ہے ملتی شفا مدینے سے  
 کشادہ گنجِ سخاوت ہے میرے آقاؐ کا  
 فیوض پاتے ہیں شاہ و گدا مدینے سے  
 مدامِ کوثر و تسنیم کا تقاضا کیوں؟  
 ہمارے عشقِ نبیؐ ہے ملا مدینے سے  
 گناہ گاروں کو مُردہ ہے رحمتِ حق کا  
 کہ متصل ہے جو عرشِ خدا مدینے سے  
 درِ حبیبؐ پہ پہنچے جو جہہ سائی کو  
 تو واپس آئے نہ یاربِ قدا مدینے سے  
 صدامِ مبعنیِ شراب

## شاہِ مدینہ

نورِ توحید سے معمور ہے سینہ تیرا  
ہے رواں نُور کے دریا میں سفینہ تیرا  
سرنگوں گنبدِ گردوں نہو کیوں تیرے حضور  
جا ملا عرشِ مُعلیٰ سے ہے زینہ تیرا  
میرے بگڑے ہوئے سب کام سنور جاتے ہیں  
نام لیتا ہوں میں جب شاہِ مدینہ تیرا  
لوگ کہتے ہیں جسے ماہِ ربیعِ الاول  
سب مہینوں سے یہ پیارا ہے مہینہ تیرا  
ہر چمن میں جو نیا پھول کبھی کھلتا ہے  
میں سمجھتا ہوں وہ ہے رنگِ پسینہ تیرا

نامِ نامی سے ترے وادیٰ ایمن روشن  
اور ہر مہرِ نبوت میں نگینہ تیرا  
نکلے الفاظ جو منہ سے ہیں حدیثِ قدسی  
ہے یہ حکمت کا ہدایت کا خزانہ تیرا  
معترف دل سے تھے اعدا بھی تری سیرت کے  
حسنِ اخلاق تھا ایک ایک قرینہ تیرا  
اللہ اللہ یہ اعزاز یہ رتبہ اس کا  
ہے فدائے سگِ درگاہِ کمینہ تیرا

## زمزمہ رسالت ﷺ

ہے رُخِ احمدِ جمالِ ذاتِ باری واہ واہ وا  
ہیں تصدقِ جس پہ سب نوری و ناری واہ واہ وا  
عرش سے تافرش ہے ہر سو تمہاری واہ واہ وا  
ہے تمہاری واہ وا ہی سے ہماری واہ واہ وا  
بہر استقبال تھا اس دم خدائے پاک خود  
عرش پر حضرت کی جب پہنچی سواری واہ واہ وا  
صاحبِ معراج ہیں وہ راز دارِ گن فکاں  
طالب و مطلوب کی یہ راز داری واہ واہ وا  
گونج ہے صلّ علیٰ کی لا مکاں سے بھی پرے  
ہو رہی ہے ہر سمت ہے واللہ تمہاری واہ واہ وا  
ان کی سیرت کے تصدق ان کی صورت پہ نثار  
بندگانِ عشق کی یہ بے قراری واہ واہ وا

تاابد قائم رہے یا رب یہ میری بے خودی  
 کیفِ عشقِ مُصطفیٰؐ مجھ پر ہے طاری واہ وا  
 تھے نگوں سران کے آگے لات و عُزّیٰ و ہتّٰل  
 دم بدم تھا جن کے لب پر ذکرِ باری واہ وا  
 آپ کے میلادِ اقدس پر گرے بت منہ کے بل  
 اللہ اللہ! دہر کی ہر شے پکاری واہ وا  
 ذرّہ ذرّہ نور حق سے جگمگا اٹھا وہیں  
 ساعت تنزیلِ قرآن کیا تھی پیاری واہ وا  
 وجہِ تخلیق دو عالم مالک و مختار کُل!  
 ہے عطا حق سے انہیں یہ تاجداری واہ وا  
 ذات والا آپ کی اک مشعل راہِ ہدیٰ  
 اور پئے الحاد و باطل ضربِ کاری واہ وا  
 سائلِ انوار بن کر مہر و مہ صبح و مسا  
 در پہ آتے ہیں تمہارے باری باری واہ وا

معصیت گویا ہے میری یوں زبان حال سے  
”کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ“

ہو گیا حالِ فدائے زار پر ان کا کرم  
اس خطا کارِ ازل کی رُستگاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ کی نعتِ ممتاز ہو کر

## مطلع ثانی

سُورَتِ قرآں ہے کیا صُورَتِ تمہاری واہ واہ وا  
 خامۂ فطرت کا حُسنِ نقشِ کاری واہ واہ وا  
 اُلفت و عشقِ حبیبِ ذاتِ باری واہ واہ وا  
 ہے یہی لے دے کے بس دولت ہماری واہ واہ وا  
 مظہرِ نُورِ خدا کی جلوہ باری واہ واہ وا  
 ہو رہے ہیں جس پہ عرش و فرش واری واہ واہ وا  
 وہ شہِ ارض و سما ہیں صاحبِ لولاک ہیں  
 عرشِ اعلیٰ پر گئی ان کی سواری واہ واہ وا  
 آنِ واحد میں گئے فرشِ زمیں سے عرش تک  
 وہ براق اور آپ کی وہ شہِ سواری واہ واہ وا



آپ کے جود و سخا کی جا بجا شہرت ہوئی  
 از ثریا تا ثریٰ ہے فیض جاری واہ واہ  
 دشمنانِ جان و ایماں سے بھی عفو و درگزر  
 واہ وا یہ حلم اور یہ برد باری واہ واہ  
 حالتِ سجدہ میں بھی پیشِ نظر اس کا خیال  
 اپنی اُمت آپ کو کتنی ہے پیاری واہ واہ  
 ہے تمہارے بُشرۂ انور سے ہر شے مُستنیر  
 ہو گئیں تاریکیاں کافور ساری واہ واہ  
 ہم گنہگارِ اُمت کو بھی اُمیدِ کرم  
 ”کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ“  
 ڈھل گئے اشکِ غمِ ہجران سے میرے سب گناہ  
 رنگ کیا لائی ہے میری اشکباری واہ واہ  
 رحمتہ للعالمین کی چشمِ رحمت کے سبب  
 ہر طرف اک چشمۂ فیضان ہے جاری واہ واہ

سُرخِ و عشقِ نبیؐ میں، میں بھی ہوں گا ایک دن  
میری آنکھوں سے بھی ہو گا خون جاری واہ واہ  
اٹھ گئے پردے تعین کے شبِ اَسری تمام  
ہو گیا آخرِ ظہورِ پردہ داری واہ واہ  
ہو گئے جو عظمتِ نامِ مُحَمَّدؐ پر فدا  
مل گئی جنت کی ان کو راہداری واہ واہ

امام احمد رضا خان بریلویؒ کی نعتِ متاثر ہو کر

## متاعِ زیست

(اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ کی نعت سے متاثر ہو کر 1940ء میں لکھی گئی)

کس نے ہیں ظلمتوں کے جہاں جگمگا دیئے  
کس نے حجابِ کبر و خودی سب اٹھا دیئے

درسِ حیات تازہ ہے انسان کو ملا  
جینے کے ڈھنگ کس نے ہیں سب کو سکھا دیئے

جاہل تھا ایک عالمِ فہم و ذکا سے عاری  
قصے قرونِ اولیٰ کے کس نے سنا دیئے

ہر خاطر و اشیم کی بخشش کے غم میں واللہ  
رو رو کے ماہِ طیبہ نے دریا بہا دیئے

عرب و عجم کا کیا ذکر؟ دینِ نبیؐ کے ہر سو  
یارانِ مُصطفیٰؐ نے ہیں ڈنکے بجا دیئے

توحید کی ضیا سے ختمِ رسلؐ نے دیکھو!  
 جلوے بتوں کو نورِ خدا کے دکھا دیئے  
 حسان و کعبیؑ کیوں نہوں مدحت سرا کہ میں نے  
 نعتِ نبیؐ میں پھول ہیں کیا کیا کھلا دیئے  
 مخمور ہو گیا ہوں صہبائے معرفت سے!  
 ساقی کی چشمِ مست نے کیا خم لُنڈھا دیئے  
 اعجاز یہ بھی ہے اک عیسیٰ نفسِ نبیؐ کا  
 ٹھوکر سے اپنی جس نے ہیں مُردے جلا دیئے  
 حسن و جمال روئے محمدؐ تو دیکھئے  
 جس نے دھکتے شرک کے شعلے بجھا دیئے  
 میری متاعِ زیستِ فدا تھی فقط یہی  
 دُر ہائے اشکِ ہجر جو میں نے لٹا دیئے

## شہسوار لامکاں

محمدؐ شہریارِ لا مکاں ہیں  
محمدؐ رازدارِ گن فکاں ہیں  
محمدؐ باعثِ تخلیقِ عالم  
محمدؐ سرورِ کون و مکاں ہیں  
محمدؐ تاجدارِ دو جہاں ہیں  
محمدؐ دستگیرِ بے کساں ہیں  
محمدؐ رہنمائے گمراہاں ہیں  
محمدؐ محسنِ ہر انس و جاں ہیں  
محمدؐ ذاتِ حق کے ترجمان ہیں  
خدائی نور کے شایانِ شاں ہیں

محمدؐ رونقِ بزمِ زماں ہیں  
محمدؐ جاں پناہ جانِ جہاں ہیں  
محمدؐ صاحبِ لولاکِ الحق  
محمدؐ سائبانِ عاصیاں ہیں  
محمدؐ ہیں شبِ اَسریٰ کے نوشہ  
محمدؐ شہسوارِ لامکاں ہیں  
محمدؐ ظاہر و باطن کا مظہر  
محمدؐ حاضر و ناظر عیاں ہیں  
محمدؐ اوّل و آخر کے اجمل  
محمدؐ اک نشانِ بے نشاں ہیں  
محمدؐ محسن و مخدوم گیہاں  
محمدؐ نورِ چشمِ عاشقاں ہیں  
محمدؐ مظہرِ نورِ تمای  
محمدؐ ختمِ مرسلِ بے گماں ہیں

حمید و حامد و احمد محمد  
امین و صادق و فرسخ نشاں ہیں

جہان آب و رگل کے نور و نکبت  
محمد اک بہارِ بے خزاں ہیں

ظہور ان کے تصرّف کا ہے واللہ  
جو دھارے نور کے ہر سوراں ہیں

ہیں بے شک وارثِ تسنیم و کوثر  
محمد ساقیٰ تشنہ دہاں ہیں

حضورِ اک نہ اک دن ہوگی ان کو  
غمِ فرقت میں جو گریہ گناں ہیں

منوران کے قدموں سے ہوا عرش  
درخشندہ زمین و آسماں ہیں

وہ ہیں بدزدِ جی شمسِ لضحیٰ بھی  
شناخواں ان کے سب گرو بیاں ہیں

کلیم اللہ و ابنِ مریمؑ ماہِ کنعاں  
فدا کارانِ شاہِ مُرسلاں ہیں  
فرشتوں قدسیوں اور انبیاء میں  
مثیل ان کا دو عالم میں کہاں ہیں  
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ  
رسول اللہ کے رُوح رواں ہیں  
نظیر و ناظر و حاکم ابد تک  
وہ موجوداتِ عالم میں عیاں ہیں  
امیر بحر و بر عالم پناہ ہے  
خبیر و ناظر و سر نہاں ہیں  
فدا ہیں شارقِ چرخِ رسالت  
محمدؐ ہر زمان صاحبِ قراں ہیں



مُصْحَفِ رُخِ تَرَا قَرَّانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
زینتِ ارضِ و سماءِ شانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
رُخِ زیبا کی ترے کوئی هِے تمثیلِ کہاں  
حَسَنِ تَخْلِیقِ کا تو عُنْوَانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
لوحِ مَحْفُوظِ پہ هِے ثَبِتِ تَرَا نُورِیِ نَامِ  
سارے نبیوں کا تو سُلْطَانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
فَرَشِ سے عَرَشِ تَلْکِ سَلَّہِ تَرَا جَارِیِ هِے  
قَاسِمِ رَحْمَتِ و ذِیْشَانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
رَجَعَتِ شَمْسِ هُوَ یَا مَعْجَزَةُ شِقِ قَمَرِ  
جَارِیِ سَارِیِ تیرا فَرْمَانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ  
خُوشِ بَیَانِیِ کے ترے پھول ہیں مہکے ہر جا  
وَحِیِّ حَقِّ تیری بُرْہَانِ هِے اللّٰهُ اللّٰهُ

سربہ خم آپ کی چوکھٹ پہ سلاطینِ زماں  
دَر ترا چشمہٴ فیضان ہے اللہ اللہ

ابرِ رحمت کی گھٹا لطف و عنایات و کرم  
بخششِ اُمّتِ عاصی کا تُو سامان ہے اللہ اللہ

دیدہٴ کور کی بدبختی پہ نالاں شبنم!  
چشمِ بینا تری دید پہ قربان ہے اللہ اللہ

حق نے فرمایا ہے فرقاں میں ترا ذکرِ جمیل  
ارفع و اعلیٰ تری شان ہے اللہ اللہ

کیوں کسی عیسیٰ نفس کی ہو طلبِ مشکل میں  
ہر اذیت کا تو درمان ہے اللہ اللہ

گنبدِ خضریٰ میں آسودہ ماہِ غارِ حرا  
سدرہ سے آگے ترا ایوان ہے اللہ اللہ

میں سگ گوئے محمدؐ ہوں فدائے خوش گو  
بخدا یہ ہی مری پہچان ہے اللہ اللہ

## بقعہ نور

زہے عزت و احتشامِ محمدؐ  
تصدّق دل و جاں بنامِ محمدؐ  
ہیں نور“ علی نور نامِ محمدؐ  
ہے عرشِ بریں زیرِ گامِ محمدؐ  
فلاح و نجات اور سعادت کا ضامن  
ہے دستورِ فطرت نظامِ محمدؐ  
کلامِ محمدؐ کلامِ خدا ہے  
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ  
سنی آہٹِ جنبشِ یارِ غارے  
سر عرشِ تھا جب خرامِ محمدؐ

ہوئی کیا وہ قیصر و کسریٰ کی عظمت  
سلاطین بھی دیکھے غلامِ محمدؐ

ہوئی اُس کی ہر ایک مُشکل ہے آساں  
ہر وردِ زباں جس کے نامِ محمدؐ

کل عالم ہے سرشار و سرمست اس سے  
ہے بادۂ وحدت بجامِ محمدؐ

بجز حق کے کیا کچھ نظر آئے اس کو  
جو ہو مست عشقِ مُدامِ محمدؐ

مقام اس کا ہم دوشِ عرشِ معلیٰ!  
کہ جس دل میں ہو احترامِ محمدؐ

رواں ہر نبیؐ ہے اسی سمت دیکھو  
ہیں استادہ جس جا خیاںِ محمدؐ

حجازِ مقدّس میں بھی جلوہ گر ہیں  
سرِ عرش بھی ہے قیامِ محمدؐ

پئے بخششِ عاصیاں سر بسجدہ  
رہے پیشِ حق صبح و شامِ محمدؐ  
نہیں کوئی بھی میرے آقا کا ہمسرہ  
ہے ارفع و اعلیٰ مقامِ محمدؐ  
ہے محفوظ لوح و قلم پر ازل سے  
فدا بقعہ نوز نامِ محمدؐ

(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

وظیفہ ہے اب میرا نام محمدؐ  
 دل و جاں سے ہوں میں غلامِ محمدؐ  
 ہے ذکر الہ ذکر نامِ محمدؐ  
 ہیں مشغولِ حق صبح و شامِ محمدؐ  
 سلامت رہیں دھڑکنیں میرے دل کی  
 جو دیتی ہیں مجھ کو پیامِ محمدؐ  
 عجب عظمت و شانِ روحِ الہ میں ہے  
 خوشا بخت وہ ہیں غلامِ محمدؐ  
 سمجھ پایا اب تک نہ تو زاہدا یہ  
 کہ فرقانِ حق ہے کلامِ محمدؐ  
 تمنا فقط اک یہ ہے میرے دل کی  
 دمِ نزع لب پہ ہو نامِ محمدؐ

نہو کیوں یہ عرشِ معلیٰ کا ہمسر  
 کہ ہے میرے دل میں قیامِ محمدؐ  
 عرب یا عجم ہو کہ دیر و حرم ہو  
 فروزاں ہے ہر سمت نامِ محمدؐ  
 عطا ہو مجھے جامِ تسنیم یا رب!  
 میں ہوں تشنہ کامِ مدامِ محمدؐ  
 یہ گیسوئے مشکیں یہ گلِ رنگِ عارض  
 معطر ہے واللہ مشامِ محمدؐ  
 سرِ آستانِ محمدؐ جھکے سر  
 ہو لب پر دُرود و سلامِ محمدؐ  
 پلا دے مجھے مستیِ چشمِ ساقی  
 کہ ہے آج گردش میں جامِ محمدؐ  
 فدا کیا ہی اعجازِ نامِ نبیؐ ہے  
 کہ ہر آذر و بُت ہے رامِ محمدؐ

## ظہور قدسی

تاریکی شب تھی ہلکی سی اور تھی نہ چمک سیاروں میں  
 تھا چاند بھی ماند سا گردوں پر تنویر نہ تھی مہ پاروں میں  
 خاموش فضائے عالم تھی، ہر چیز ادب سے جھکتی تھی  
 خوابیدہ سازِ فطرت تھا اور نغمے محو تھے تاروں میں  
 اک غلغلہ سبحان اللہ آفاق میں جس دم گونج اٹھا  
 سرگرم خرام نسیم ہوئی، مستانہ وار بہاروں میں  
 سوسن نے کہا پھر بسم اللہ لالے نے پکارا صل علی  
 مرغان چمن تھے زمزمہ زن، کیا صبح ہوئی گلزاروں میں  
 گوہر تھے پنچھاور شبنم کے اور چشمے رواں تھے زمزم کے  
 کوثر کی نہریں جاری تھیں اور جوشِ طرب فواروں میں



اک نور کی بارش عام ہوئی، ہر جنس جہاں گلغام ہوئی  
دوزخ کی آگ حرام ہوئی، شعلے نہ رہے انگاروں میں  
پیدا عالم میں آج کے دن محبوب روف و رحیم ہوا  
ہر صاحب دل ہے جس پہ فدا وہ صاحب خلقِ عظیم ہوا

## شب معراج النبی ﷺ

اللہ اللہ یہ عرشِ معلیٰ پہ کیا کوئی جلوہ نما آج کی رات ہے  
ہر طرف نور ہی نور چھا گیا، کیا ظہورِ خدا آج کی رات ہے  
”شب معراج“ کہتے ہیں جس کو سبھی ہے نشانِ علو و کمال نبی  
ذکرِ حمد و ثنا آج کی رات ہے، ورودِ صلّ علی آج کی رات ہے  
کرو اعمال پر اپنے تم جو نظر، تو نظر آئیں سب تم کو عیب و ہنر  
صدق و اخلاص اور دل سے توبہ کرو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے  
دل مردہ کو اس نے ہے زندہ کیا، اپنا ہر ”دم“ دمِ رشک عیسیٰ کیا  
حق تو یہ ہے کہ حسنِ عبادت کا حق، کیا جس نے ادا آج کی رات ہے

آج خالق ہوا کس سے خود ہم زباں کئے اسرارِ توحید کس پر عیاں؟  
وہ ہے محبوبِ مولائے کون و مکان، جس پہ فضلِ خدا آج کی رات ہے  
ابرِ رحمت جہاں پہ نہ چھا جائے کیوں جوش میں اس کی رحمت نہ آجائے کیوں  
سر بسجدہ پئے بخششِ عاصیاں، خود حبیبِ خدا آج کی رات ہے  
رازِ عشقِ حقیقی کا سب کھل گیا ہے امیں جس کا سینہٴ مجتبیٰ  
اے فدایہ ہی مطلب ہے معراج کا، حسنِ جلوہ نما آج کی رات ہے

## صلی اللہ علیہ وسلم

سایہ یزداں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
حاملِ قرآن نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

شاہدِ فطرت نورِ حقیقت شافعِ محشر حامیِ امت  
عرش کے دولہا ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مولیٰ یتیموں بیواؤں کا مسکینوں کا ناداروں کا  
بلجا و ماوا مونس و محرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر اک کا غم کھانے والا بگڑی بات بنانے والا  
جن و بشر کا شاہِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

صورت و سیرت سب سے ارفع فطرت کا شہکار مثالی  
عظمتِ انساں زادۂ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ تَلَطَّفِ رَحْمَتِ باری فیضِ کا دریا ہر سو جاری  
گلشنِ وحدتِ نزہتِ شبنمِ صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ رونقِ بزمِ جہاں ہو ہر ذی رُوح کے رُوحِ رواں ہو  
خواجہ گیہاں شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ملتِ بیضا تم کو پیاری ارفع و اعلیٰ شان تمہاری  
کوشکِ دیں ہے تم سے محکم صلی اللہ علیہ وسلم

غرقِ عصیاں ہوں میں آقا، کوئی نہیں ہے میرا سہارا  
رکھو فدا پہ رَحْمَتِ پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

## دَر بَارِ دُرِّ بَار

مطلوبِ مرا حُسنِ طرحِ دارِ مدینہ  
دربارِ دَرِّ بَار ہے دربارِ مدینہ  
ہیں جنتِ فردوس کی رعنائیاں سب ہیچ  
صد رشک چمن زار ہے ہر خارِ مدینہ  
بن جاتے سلاطین بھی دربان وہاں کے  
حاصل ہو جنہیں دولتِ دیدارِ مدینہ  
اے کاش رسائی مری ہو جائے وہاں تک  
بن جاؤں غبارِ رہ زوارِ مدینہ  
سرشار مئے عشقِ محمدؐ میں ہوا جو  
وہ عاشقِ صادق ہے فداکارِ مدینہ

خورشیدِ قیامت کی تمازت کا خطر کیا  
ہے میری پناہ سائے دیوارِ مدینہ  
غرقابِ سہی بحرِ معاصی میں تو کیا غم  
حامی ہیں مرے سیدِ ابرارِ مدینہ  
جنت کی بشارت ہے مقدر اسے لاریب  
جو دل سے کرے مدحتِ سرکارِ مدینہ  
مرغوب نہیں مجھ کو فدا فردوسِ بہاراں  
ہے خلدِ بریں کوچہ و بازارِ مدینہ

خیر الامم ہے عاصیو! امت حضور کی

قرآن کی ہے سورت صورت حضور کی  
تفسیر حسن ذات ہے سیرت حضور کی

اس ذات کل صفات کی مداح ذات حق  
بندوں پہ منحصر نہیں مدحت حضور کی

عشق رسول پاک کا سودا مرا شرف  
میزی متاع زیت ہے الفت حضور کی

ثانی کہاں ہے حسن میں یوسف کا کوئی انساں  
آئینہ کمال ہے صورت حضور کی!!

صدقہ ہے یہ بھی حضرت خیر الانام کا  
خیر الامم ہے عاصیو! امت حضور کی



کون و مکاں کے مالک و سیاح لامکاں  
فائق ہے ہر نبیؐ پہ فضیلت حضورؐ کی  
دُنیا اور عقبی کے مالک حضورؐ ہیں!  
والی ہیں، جن کے دل میں ہے عظمتِ حضورؐ کی  
جنت کی جیتے جی ہمیں مل جائے گی نوید!  
ہو جائے خواب ہی میں جو رویتِ حضورؐ کی  
انسانیت کی کیا تھی فدا قدر و منزلت  
ہوتی نہ گر جہان میں بعثتِ حضورؐ کی!

بے مثل و بے مثال ہے فطرتِ حضورؐ کی

راز و نیاز عشق ہے خلقتِ حضورؐ کی  
حسن و جمال ذات ہے صورتِ حضورؐ کی

منشائے ایزدی ہے مشیتِ حضورؐ کی  
بے مثل و بے مثال ہے فطرتِ حضورؐ کی

کیوں معترض ہیں اس کے حقائق کے مدعی  
طاعتِ خدا کی جانیں اطاعتِ حضورؐ کی

دونوں جہاں کی نعمتیں انعام مل گئیں!  
جس پر ہوئی ہے چشمِ عنایتِ حضورؐ کی

ایمان مرا شافعِ محشرِ حضورؐ ہیں!  
ہو گی مجھے نصیبِ شفاعتِ حضورؐ کی

باطل کی تند و تیز ہواؤں کا کیا خطر  
روشن رہے گی شمعِ رسالتِ حضورؐ کی  
ہر دو جہاں کو مژدہٴ رحمت ہوا عطا  
اللہ رے علوِ شانِ ولادتِ حضورؐ کی  
بے چارگانِ اُمتِ عاصی کی ہے پناہ  
عالم کا سائبان ہے عترتِ حضورؐ کی  
دیدارِ لایزل اُسے ہو گا بالیقین  
دل میں فدا ہے جس کے محبتِ حضورؐ کی

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

## کیقباد ایسے گدا ان کے سراسر دیکھ لے

عشقِ احمدؑ سے حریمِ دل بسا کر دیکھ لے  
 اور حجابِ ماسواِ دل سے اٹھا کر دیکھ لے  
 داغہائے ہجر سے دل کو سجا کر دیکھ لے  
 شمعِ عشقِ مُصطفیٰؐ اس میں جلا کر دیکھ لے  
 ہے اگر تجھ کو تلاشِ زندگی جاوداں!  
 جان و دل شانِ محمدؐ پر مٹا کے دیکھ لے  
 دفترِ اعمان سے دُھل جائیں گے عصیاں سبھی  
 ہجرِ آقاؐ میں ذرا آنسو بہا کر دیکھ لے  
 پا ہی لے گا اک نہ اک دن گوہرِ مقصودِ دل  
 تو درِ محبوبؐ پہ دُھونی رما کر دیکھ لے

رویتِ حسنِ جمالِ ذاتِ ہے گر مدعا  
عشقِ احمدِ ہر رگ و پے میں سما کر: دیکھ لے  
مالک و مختار کُل ہیں صاحبِ لولاک بھی!  
کیقباد ایسے گدا ان کے سراسر دیکھ لے  
اے فدا ہے دیکھنا جو جلوۂ نورِ اتم  
چشمِ بستہ ہو کے تو گردن جھکا کر دیکھ لے

## نور و ظلمت

حق پرستوں نے تھا پیغامِ نبی گھر گھر دیا  
نورِ مصطفویٰ سے سینوں کو منور کر دیا!

ہو گیا فیضِ نبیٰ سے بس وہی مستِ الست  
بادۂ توحید کا جس جس کو ہے ساغر دیا

کس نے بیواؤں یتیموں پر کیا لطف و کرم  
مفلسوں اور بیکسوں کو کس نے سیم و ز دیا

چھوڑ کر لات و ہبل آئے تھے جو تیرے حضور  
دولتِ ایماں سے تو نے ان کا دامن بھر دیا

سنگریزوں نے پڑھا کلمہ ہوا شق القمر  
حق تعالیٰ نے ہمیں وہ ہادی و رہبر دیا

مشرکوں کے واسطے نارِ جہنم کا عذاب  
 امتِ احمدؐ کو حق نے زمزم و کوثر دیا  
 چل کے بطحا سے خلافِ حق جو پہنچا بدر میں  
 اک مجاہد نے تہِ شمشیر اس کو کر دیا  
 منہ کے بل گر کر ہو اللہ احد بت کہہ اٹھے  
 اور بوجہلِ لعین کو رتبہٴ آذر دیا  
 جلوۂ نورِ خدا سے کفر کی ظلمت مٹھی  
 لطفِ حق سے دین کا روشن ہوا گھر گھر دیا  
 بصرہ و روم و حبش والوں نے کیسے جانیں فدا  
 تھا قبولِ حق کا اللہ نے انہیں جوہر دیا  
 ہاں حسنؓ خواجہ صہیبؓ و رومی و حضرت بلالؓ  
 تھے فدائے مصطفیٰؐ، شیدائے ربِّ ذوالجلال

## نغمہ صلّ علی

مُبَارک ہو کہ دنیا میں شہِ دنیا و دیں آئے  
 امام الانبیاء آئے وہ ختم المرسلین آئے  
 وہ طہ و منزل ہیں وہی یسین و مدثر ہیں!  
 کہ خود فرما دیا خالق نے میرے جانشین آئے  
 ہوئے ہیں جاگزیں بے شک وہ میرے قلب ویراں میں  
 کہ تھے جلوہ فگن جو بر سر عرش بریں آئے  
 جہاں میں نغمہ صلّ علی صلّ علی گونجا  
 در اقدس پہ جو نہی آپ کے رُوح الامین آئے



نوازا آپؐ نے رُشد و ہدٰی سے ایک عالم کو  
جلانے کو جہاں میں شمعِ ”جبلِ لہمتیں“ آئے  
شرف حاصل ہوا بے شک انہیں قُربِ الہی کا!  
کہ جو بھی صدقِ دل سے میرے آقا کے قریں آئے  
نکیرین ان کی آمد پر فدا سے کہہ اٹھیں گے خود  
وہ ممدوحِ زماں، محبوبِ ربِّ العالمین آئے

## ماہِ عرب

آ ماہِ عرب آ درس دکھا مجھے چین کہاں ہے بن تیرے  
 میں بھٹکت ہوں در در شاہا میرا کون یہاں ہے بن تیرے  
 من کلپت ہے تن پھڑکت ہے دل دھڑکت ہے جی تڑپت ہے  
 مری آنکھ بھی دید کو ترست ہے اندھیر جہاں ہے بن تیرے  
 مجھے بھول نہ جائیو روزِ جزا ہو جائے نگاہِ کرم اس جا!  
 مجھے لینا پناہ میں بہرِ خدا مرا کون وہاں ہے بن تیرے  
 مر جاؤں گا ہجر میں رو رو کر لہ کرو الفت کی نظر  
 سن لیجئے نالے ہیں درد بھرے یہی ورد زباں ہے بن تیرے  
 آ سنے میں درشن پاؤں میں آ خفتہ بخت جگاؤں میں!  
 تیرے نام پہ صدقے جاؤں میں مجھے کس کا دھیاں ہے بن تیرے۔

ہر آنکھ میں ہے تو جلوہ نما ہر دل میں ہے تو ہی ہوش رُبا  
سچ پوچھے تو بے اصل و نشاں یہ کون و مکاں ہے بن تیرے  
کن چرنوں میں سیس نوائے فدا کسے رورو کے حال سنائے فدا  
کوئی ترس فدا پہ نہ کھائے گا کہاں جائے اماں ہے بن تیرے

کلکتہ ۱۹۳۸ء

## شمعِ بلاغ

سوزِ غمِ فراقِ احمدؑ کا داغِ دل میں  
روشن ہے درِ حقیقتِ نوری چراغِ دل میں  
تخلیقِ مصطفیٰؐ میں سرِّ احدِ نہاں ہے  
ہیں اس پہ متفق سب اہلِ دماغِ دل میں  
توحید اور رسالت ہر سو ہے جلوہ گستر  
رکھتا ہوں میں فروزاں شمعِ بلاغِ دل میں  
دینار اور درم کی مجھ کو نہیں ہے پروا  
ہیں رشکِ صد خزانہ الفت کے داغِ دل میں  
دنیا نے جس کو پایا بطحا کی وادیوں میں  
میں نے لگا لیا ہے اس کا سُراغِ دل میں

عاشق کے زخمِ دل ہیں غیرت وہ گلستاں  
جنت بنا ہوا ہے اُلفت کا باغِ دل میں  
مخمور ہوں فدا میں صہبائے معرفت میں  
ہے حُبِ مصطفیٰ کا رنگیں ایامِ دل میں

میں آشفۃً شاہِ اُمّی لقب ہوں  
 سگِ کوئے سزکارِ عالی نسب ہوں  
 کرم مجھ پہ فرمائیے اب تو اللہ  
 میں تصویرِ آلام و رنج و تعب ہوں  
 مرا دل ہے معمورۂ شاہِ خوباں!  
 میں شہدائی حسنِ محبوبِ رب ہوں  
 تمنائے دل اب تو پوری ہو یا رب  
 ازل سے میں جو یائے راہِ طلب ہوں  
 نہیں کچھ غرض اہل دنیا سے مجھ کو  
 غمِ مصطفیٰ ہی میں جو طرب ہوں  
 میسر ہو یا رب مجھے دیدِ جاناں  
 غمِ ہجر میں منظرِ روز و شب ہوں

نہیں ہوں دولتِ فقر پر اپنی نازاں  
شناسائے الامر فوق الادب ہوں  
خوشا دم نکل جائے ایسے میں میرا!  
فدا عشقِ احمدؑ میں میں جاں بہ لب ہوں

سرکارِ مدینہ کی جو توقیر کرے گا  
 وہ ہستی جاوید کی تعمیر کرے گا  
 یہ غم کی شبِ تار بنے کی صبح نور  
 اک روز اثرِ نالہ شکیں کرے گا  
 صیاد نے بے جرم مجھے قید کیا تھا  
 دعویٰ سرِ محشر کوئی نخیں کرے گا  
 تدبیر پہ نازاں جو نہیں ہے وہی دانا  
 ناداں ہے اگر شکوئیٰ تقدیر کرے گا  
 ٹوٹا جو نہیں ہے درِ زنداں تو غضب ہے  
 اب حشرِ پاپا نالہ زنجیر کرے گا!



رُسوائی عشاقِ خدا کو نہیں منظور  
 کس طرح ہماری کوئی تشہیر کرے گا  
 کر دے گا وہ اک گشتِ ناکام کو زندہ  
 گر لاش کو آ کر ہدف تیر کرے گا  
 صیاد کو بربادی گُل کا ہے جو احساس  
 اب کانٹوں سے مل کر کوئی تدبیر کرے گا  
 ہاں ذکرِ محمدؐ سے بدل جائے گی قسمت  
 یہ نسخہٴ اکسیر ہے تاثیر کرے گا  
 وہ سُرخِ خونِ شہدا لائے گا پہلے  
 اسلام کی تاریخ جو تحریر کرے گا  
 ہو جائے فدا پھر کوئی خورشیدِ ضیا بار  
 یہ ذرہ بھی پھر حاصلِ تنویر کرے گا

## ذکر حبیب ﷺ

مجھ کو درِ حبیب سے کوئی شے ملی نہیں  
 لطف و عطا و جود کی اس کے یہاں کمی نہیں  
 رحمتِ عالمیں ہیں وہ حُسنِ طلب سے کام لے  
 میرے کریمِ ساتھی دہر میں کوئی بھی نہیں  
 گلشنِ زیستِ روز و شبِ مدحت میں ہے رطبُ اللسان  
 بے کل جو ہجر میں نہیں ایسی کوئی کلی نہیں  
 جائے امانِ بیکساں ذکرِ حضورِ حرزِ جاں  
 نامِ نبی سے کوئی سی آفت بھلا ٹلی نہیں  
 روزِ ازل سے لکھ دیا خامۂ حق نے برملا  
 دشمنِ شانِ مُصطفیٰؐ اصل میں آدمی نہیں  
 ہجرِ نبیؐ کا روز و شبِ دل میں ہے میرے اضطرار  
 اس کے بغیر زیست بھی موت ہے زندگی نہیں

مستِ السِّ کر گئی مجھ کو ہے چشمِ مُصطفیٰ  
کیفِ مئے طہور ہے رندی و کافرئ نہیں  
ان کا غم فراق ہے میری سیاہ رات ہے  
آنکھ میں وہ چمک نہیں قلب میں روشنی نہیں  
دم بدم بھیجوں نہ کیوں میں اے فدا ان پر سلام  
ذکرِ حبیب کے بغیر رُوح میں تازگی نہیں

## عرفان و آگہی

ہستی تری فنا فی العشق اے دل اگر ہوئی نہیں  
 صبر و رضا سے کام لے عشق ہے دل لگی نہیں  
 اے دل بتا کہ کس طرح حاصل تجھے دوام ہو  
 عشقِ نبیؐ میں تو نے جب جانِ فدا ہی کی نہیں  
 عشق سے جو ہیں بے نیاز ان کی نماز بے حضور  
 حاصل نہیں کہیں سے بھی عرفاں و آگہی نہیں  
 احمدِ مجتبیٰؑ کا ہے فرمانِ فرمودِ خدا  
 اس کی متابعت بغیر زندگی، زندگی نہیں  
 زلفِ نبیؐ کی مہک سے عالم تمام مشک بیز  
 گیسوئے مہوشاں خجل اس کی جو روشنی نہیں  
 کوثر و سلسبیل کی مے سے بچھے گی تشنگی  
 جامِ طہور سے سوا روحانی بے خودی نہیں

چشمِ نبیؐ کے نور سے عاشق ہیں مست و پُر خمار  
 بزم میں جامِ بکف ہے جو یہاں اس کو کوئی غمی نہیں  
 اور الٰہی تیز کر بجرِ نبیؐ میں دھڑکنیں  
 قلب کے سوز و ساز میں جوہرِ نغمگی نہیں  
 ذکرِ حبیبؐ کے بغیر وقفِ خزاں ہے ہر چمن!  
 پھولوں میں تازگی کہاں، کلیوں میں دل کشی نہیں  
 میں ہوں گدائے بے نوا شاہِ اُمم پہ ہوں فدا  
 ذرّہ خاک بھی مجھے تاجِ شہنشی نہیں

## مجموعہ صفات

غمِ خوارِ خلقِ منوسِ انساں کہیں جسے!

عکسِ جمالِ حضرتِ یزداں کہیں جسے

بدرِ منیرِ مہرِ درختاں کہیں جسے

ترنمِ رنگِ و بوئے گلستاں کہیں جسے

رونقِ فروزِ عرشِ ہے وہ صاحبِ جمال

تجسیمِ نورِ احمدِ ذی شایاں کہیں جسے

ممدوحِ کبریا ہے محمدؐ کی ذاتِ پاک

اسریٰ کی شایاںِ عرشِ کا مہماں کہیں جسے

آساں جس نے کی رہ ظلماتِ خضرؑ کو

دریائے نورِ چشمہٴ حیواں کہیں جسے

فرقانِ جس کی ذاتِ مقدس کے ہیں حروف

ہر اہمتی کا حاصلِ ایماں کہیں جسے

ہے رحمت تمام وہ ماوائے انس و جاں  
تسکینِ دہرِ راحتِ دوراں کہیں جسے

ظلمت کدوں کو جس نے ہے معبّد بنا دیا  
نورِ خدا کی شمعِ فروزاں کہیں جسے

مرعوبِ جس سے قیصر و کسریٰ کی ہمتیں  
شاہانِ کج کلاہ کا سلطان کہیں جسے

دشت و جبل کی قدوم کی برکت سے لالہ زار  
رحمت کی جانِ وجعِ بہاراں کہیں جسے

ہر ایک گوشہ حُسنِ دلِ آرا سے مُستنیر  
جلوۂ طورِ نیرِ تاباں کہیں جسے

نگہ کرم سے جس کے ہے مخمور کائنات  
وہ چشمِ مستِ بادۂ عرفاں کہیں جسے

مجموعہ صفاتِ محمدؐ ہیں اے فدّاءِ  
صورتِ خدا کی سورتِ قرآن کہیں جسے

## ظَلِّ خُدا

عاصیو! آؤ بڑی سرکار کی باتیں کریں  
اس شفیع المذنبین کے پیار کی باتیں کریں  
منظرِ قوسین کے اسرار کی باتیں کریں  
عرش و کرسی کے حسین شہکار کی باتیں کریں  
ماہ کنعانِ طُورِ سینا، ابنِ مریمؑ سے سوا  
آؤ ہم اس سیدِ ابرار کی باتیں کریں  
لے گئے پل بھر میں جو فرشِ زمیں سے عرش تک  
آؤ ایسے رُف و راہوار کی باتیں کریں  
اک صحیفہ لے کے اترا جو حرا کے غار سے  
دینِ فطرت کے ہم اُس سوار کی باتیں کریں



آیہ لولاک کا اعزاز بخشا ہے جسے  
حق تعالیٰ کے ہم اس دلدار کی باتیں کریں  
تین سو تیرہ مجاہد تھے شریک بڈر جو  
پُرشکوہ اس لشکرِ جزار کی باتیں کریں  
وجہِ تخلیق دو عالم رازِ دارِ ”گن“ فدا  
طالب و مطلوب کے معیار کی باتیں کریں

## متاعِ زیست

معراجِ مصطفیٰؐ پہ رسولوں کو ناز ہے  
”رُفرف سوار“ احمدؑ جلوہ طراز ہے  
سرِّ حقیقتِ اصل میں سرِّ مجاز ہے!  
کیا خوب حسن و عشق کا راز و نیاز ہے  
ہیں شانِ مصطفائیؐ پہ شیدا جو شش جہات  
ہر دل اسیرِ حلقہٴ زلفِ دراز ہے  
تاباں ”حریم کن“ میں ہیں انوارِ مصطفیٰؐ  
گلزارِ ہست و بودِ دبستانِ راز ہے  
کوئے نبیؐ میں پھرتے ہیں ہر دم جھکائے سر  
ہوتی ادا کچھ ایسے ہماری نماز ہے

ہر نقش ذات احمدؑ مُرسل ہے، حُسن ذات  
تخلیقِ کائنات تجلّائے ناز ہے  
ذات احد ہے احمدؑ بے میم کا شہود  
وہ ختمی مرتبت ہی تو وحدت نواز ہے  
آئینہ جمال محمدؑ ہے عکس ریز  
حیراں خود ہی دیکھئے آئینہ ساز ہے  
میری متاعِ زیست فدا ہے فقط یہی  
عشقِ نبیؑ کا دل میں جو سوز و گداز ہے

## سرودِ مستان

کیا ساقی طیبہ و بطحا نے رندوں کا مقدر کر ڈالا  
 ہر قطرہ قلزمِ عالم کو میخانہ و ساغر کر ڈالا  
 جب بحر حقیقت کا تجھ کو غواص و شناور کر ڈالا  
 بس ایک نگاہ حیرت میں ہر قطرہ گوہر کر ڈالا  
 اللہ نے قیصر و کسریٰ کی بخشش ہے غلاموں کو شاہی  
 اک بندہ حق کے بندوں کو دارا و سکندر کر ڈالا  
 اٹھیں گے جناب عیسیٰؑ بھی محشر میں انہی کی امت میں  
 اللہ نے اپنے پیارے کو نبیوں کا افسر کر ڈالا  
 تھا نور محمدؐ صلّ علیٰ پیدا جو ازل سے حق نے کیا  
 نمرود کی آتش کو جس نے گلزار کا منظر کر ڈالا  
 اللہ رے وہ گفتار نبی اللہ رے وہ رفتار نبی  
 ہر جسم کو بخشش روح رواں ہر قلب کو مضطر کر ڈالا

کیا شان ہے میرے مولا کی کیا آن ہے میرے آقا کی  
 بلبل کو ترنم ریز کیا اور مجھ کو سخنور کر ڈالا  
 مولا نے محمدؐ کے در کی بخشی ہے گدائی کیا مجھ کو  
 اک ذرہ خاک آلودہ کو خورشیدِ منور کر ڈالا  
 اب تیرے رتبہ اعلیٰ کو سمجھے بھی تو کوئی کیا سمجھے  
 نعلین کو تیری خالق نے جب گردوں کا سر کر ڈالا  
 صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ سے ہونہ عقیدت کیوں مجھ کو  
 اے ہادیٰ برحق تو نے انہیں اسلام کا رہبر کر ڈالا  
 چھا سکتی نہیں ہے مسلم پر طاغوتی لشکر کی ہیبت  
 اسلام کی ہستی کو تو نے منصور و مظفر کر ڈالا  
 ہے شانِ محمدؐ شانِ خدا ہے نورِ محمدؐ نورِ خدا  
 ہر ظلمت خانہ قلبِ حزیں کو جس نے منور کر ڈالا  
 صہبائے مئے توحیدِ فدا حضرت نے پلا کر واہ مجھے  
 مخمور کیا مسرور کیا اور مست قلندر کر ڈالا

یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

کملی والے ناز کے پالے  
کملی میں اپنی مجھ کو چھپالے  
پیارے پیارے گیسوؤں والے  
امت کے غم خوار

یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

تم ہو خدا کے سب سے پیارے  
ہر دو جہاں کے راج ڈلارے  
تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے  
تم پر جان نثار

یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

گل دنیا کے تم ہو والی  
شان تمہاری سب سے عالی  
ذات تمہاری رحمت والی  
سب کے ہو دل دار  
یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

نامِ خدا وہ جامِ پلا دے  
خود سے جو بے گانہ بنا دے  
کبر و خودی کا نام مٹا دے  
کوثر کے مختار  
یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

ختم رسالت نور مجسم  
مکی مدنی شاہ دو عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم  
دو جگ کے سردار  
یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

ذکرِ خدا ہے یاد تمہاری

تم پہ فدا ہیں نوری و ناری  
عشق تمہارا رحمتِ باری  
تم سے نہ ہو کیوں پیار  
یا احمد سرور کملی والے نبیوں کے سردار

بکبئی ۱۹۴۰ء



محمد مصطفیٰؐ کا جب مجھے دیدار ہو جائے  
 مرا ظلمت کدہ بھی اک تجلی زار ہو جائے  
 دکھادیں خواب میں مجھ کو جو رُوئے انور و اطہر  
 مرا بخت سیہ پھر مطلعِ انوار ہو جائے  
 خدا شاہد حیاتِ جاوداں ہو جائے گی حاصل  
 اگر صدقے شہِ دین پر یہ جان زار ہو جائے  
 زیارتِ رحمتہ للعالمینؐ کی اس کو ہوتی ہے  
 جو صدقِ دل سے مداحِ شہِ ابراہیمؑ ہو جائے  
 کلامِ نعتیہ بلبلی بیاباں میں اگر گائے  
 تو ہر خارِ بیاباں غیرتِ گلزار ہو جائے

جو اس بحرِ کرم کے عشق میں غرقاب ہو جاؤں  
عجب کیا ہے کہ بحرِ غم سے بیڑا پار ہو جائے  
چلا جائے فدا اڑ کر ابھی محبوب کے در پر  
اگر حکم جنابِ احمدِ مختار ہو جائے!

ساقی مرا نبیٰ ہے کوثر شراب خانہ  
 میں عاشقِ نبیٰ ہوں اور خلد ہے ٹھکانہ  
 تخلیق اگر نہ ہوتی محبوبِ کبریا کی  
 چلتا نہ پھر جہاں میں قدرت کا کارخانہ  
 یا شاہ دیں جو مجھ کو حاصل ہو کامیابی  
 کردوں گا میں پنچھاور اُلفت کا سب خزانہ  
 ہاں مجھے چڑھا دے سولی پہ کوئی بے شک  
 لایا ہوں میں ازل سے فطرت ہی عاشقانہ  
 زاہد جو ہے تمنا حُسنِ نظر کی تجھ کو!  
 آنکھوں میں تو لگا لے وہ خاک آستانہ  
 صلّ علیٰ محمدؐ مرغوب و جانفزا ہے  
 خوریں بھی گا رہی ہیں جنت میں یہ ترانہ

سرکارِ دو جہاں کے در پر جھکا دے سر کو  
ہمپایۂ فلک ہے بے شک یہ آستانہ  
بے ذوق اہل دنیا کہتے ہیں شرک ان کو  
ملفوظ جو مجھے تھے آدابِ عاشقانہ  
مجھ پر نگاہِ الفت ہو جائے گر نبی کی  
پروا ہے کیا فدا کو دشمن ہے گو زمانہ

بمبئی ۱۹۴۰ء



## بے مثل بشر

سرِ فاراں کلیم اللہ نے کیا ماجرا دیکھا  
 فلک تک پھیلتا نورِ نبیؐ جلوہ نما دیکھا  
 صدا اہلاً و سہلاً مرحبا کی گونج اٹھی ہر سو  
 ملائک نے تجھے جب زینتِ عرشِ علا دیکھا  
 تحیر ہی تحیر ہے مقاماتِ محمدؐ کا  
 جہاں دیکھا جدھر دیکھا جمالِ مُصنَّفِی دیکھا  
 قدم چومے نبیؐ اللہ کے جب عرشِ اعظم نے  
 فرشتوں کو وہاں پڑھتے ہوئے صلِّ علی دیکھا  
 میں فرطِ شوقِ دیدارِ نبیؐ میں رات تھا بے کل  
 مشابہ نورِ احمدؐ سے جو ہالہ چاند کا دیکھا

خدائی ساری تھی مرہونِ غمِ خونِ شہیداںؒ میں  
 کہ چشمِ فلک نے خونِ شہیدِ کربلاؒ دیکھا  
 وہی ہے سرورِ عالمِ وہی ہے شافعِ محشر  
 مکان و لامکان سے بھی ہے اُس کو ماورا دیکھا  
 ترے لطف و کرم کا آسرا ہے بے نواؤں کو  
 ہر اک کی کشتیِ غم ہو تو تجھ کو ناخدا دیکھا  
 جو ہیں تخلیق کا باعث قیامت تک زمانوں کے  
 کہ رخشاں نورِ لعلِ آمنہؑ نورِ خدا دیکھا  
 فدا کیا دیدنی تھا منظرِ قوسین کا جلوہ  
 محمدؐ کی سعادتِ روبرو جس نے خدا دیکھا

المدد اے جذبہٴ عشقِ شہِ دنیا و دیں!  
 مجھ کو الفت سے کہیں مداحِ ختم المرسلین  
 ہو رقمِ میرے قلم سے مدحتِ شاہِ اُمم  
 ہو مقدر میں میرے یہ نعمتِ دنیا و دیں  
 میں نے لکھے ہیں بہت مضمون بتانِ دہر کے  
 نعتِ محبوبِ خدا اب سن کے خوش ہوں سامعین  
 اللہ اللہ بارک اللہ شانِ معراجِ نبیؐ  
 چومتا تھا آپ کے نعلین تک عرشِ بریں  
 رحمت و عفو و کرم کی بارشیں ہو جائیں اب  
 آپ کو حق نے کیا ہے رحمۃً للعالمین  
 ہو گئی ہیں حسرتیں دیدار کی سُوہانِ روح  
 چین لیتا ہی نہیں ہے اب دلِ اندوہگین

سرِ نجم ہوتے ہیں آ کر آپ کے در پر ملک  
اور عقیدت سے شہنشاہوں کی جھکتی ہے جبیں  
عرشِ اعظم کو کیا تھا فرشِ راہ اللہ نے  
پیشوائی کے لئے بھیجے تھے جبریلؑ میں  
اے فدا کوئی نبیؑ پہنچا نہ ان کی شان کو  
آپ کو حق نے کیا کونین کا مسند نشیں



جس کا دل شیدا شد جن و بشر پر ہو گیا!  
اس کا بے شک جنت الفردوس میں گھر ہو گیا  
آہ اس خلقِ مجتہم کا کوئی منکر جو ہے  
پھر تو ایسے بدگھر کا آگ میں گھر ہو گیا  
اب سلاطینِ زمانہ کی نہیں پروا مجھے  
میں فدا سو جان سے سلطان دیں پر ہو گیا  
خواب میں بھی ہے اگر دیدارِ محبوبِ خدا  
سمجھوں گا بیدار اب میرا مقدر ہو گیا  
اب نہیں تاریک مدفن کا مجھ کو خوف کچھ  
عشقِ روئے پاک سے ہے دل منور ہو گیا

ہجرِ محبوبِ خدا میں اس قدر رویا کہ بس  
نامہ عصیاں دُنا اور صاف دفتر ہو گیا  
کچھ نہیں خوف و خطر روزِ جزا کا اے فدا  
تیرا حامی جب شفیعِ روزِ محشر ہو گیا

محمدؐ محمدؐ پکارے چلا جا!  
تو عقبیٰ کو غافل سنوارے چلا جا  
قتیلِ محبت کہے تجھ کو دنیا!  
تو کرتا اسی کے اشارے چلا جا  
اگر تجھ پہ کتنی ہی آئے مصیبت  
محمدؐ پہ جان اپنی وارے چلا جا  
محمدؐ ہی ایمان تیرا ہے بندے  
دم اس کی محبت کا مارے چلا جا  
بگڑتی ہی رہتی ہے ہر بات اپنی  
بناتا مقدر ہمارے چلا جا

قسم ہے تجھے شمس و نجم و قمر کی  
بس اب جگمگاتا ستارے چلا جا  
فدا اسم احمد میں سرِ احد ہے  
تو کرتا اسی کے اشارے چلا جا

لکھنؤ ۱۹۴۱ء

ہے بڑی آپ کی سرکار رسولِ عربی!  
سب سے اعلیٰ ہے یہ دربار رسولِ عربی  
آپ تھے حق و صداقت کی خدائی تلوار  
مٹ گئی شوکت کفار رسولِ عربی  
ابرِ رحمت کی گھٹائیں ہیں حقیقت میں یہی  
آپ کے گیسوئے خم دار رسولِ عربی  
اب تو حسرت ہے مدینے میں بلا لو مجھ کو  
میں بھی ہوں طالبِ دیدار رسولِ عربی  
کر دیا آپ نے ہر شرک کے متوالے کو  
مئے توحید سے سرشار رسولِ عربی

باریابی کا شرف مجھ کو بھی حاصل ہو حضورؐ  
 طالعِ خفتہ ہو بے دار رسولؐ عربی  
 حشر کے روز مرے عیبوں کا پردہ رہ جائے  
 ہوں بہت سخت گنہگار رسولؐ عربی  
 بہر صدیقؐ و عمرؐ اور پئے عثمانؓ و علیؓ  
 دُور ہوں سب مرے آزار رسولؐ عربی  
 کس زباں سے میں کروں آپ کی توصیف حضورؐ  
 میں نہیں قابلِ گفتار رسولؐ عربی  
 یہ نصیباً مرا اللہ رے اعزازِ قدا  
 میں بنوں شاعرِ دربارِ رسولؐ عربی

## یا رسول اللہ ﷺ

بُلا لو در پہ اب مجھ کو خدارا یا رسول اللہ  
بجز تیرے نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ  
تمنا ہے رہِ طیبہ میں مر کر دفن ہو جاؤں  
درخشاں ہو بھی قسمت کا ستارا یا رسول اللہ  
ہوئی آساں سمجھ لو اس کی ہر مشکل بہر عنوان  
کہ مشکل میں تجھے جس نے پکارا یا رسول اللہ  
تری اک جنبشِ انگشت سے 'شق القمر' دیکھا  
نجب اعجاز تھا تیرا اشارا یا رسول اللہ  
تری ذاتِ معظم صاحبِ لولاک ہے شابا  
تو ہے خالق کو سب خلقت سے پیارا یا رسول اللہ

شرف حاصل مجھے بھی اب تو ہو جائے حضوری کا  
 خدا کی دید ہے تیرا نظاراً یا رسول اللہ  
 نظر فرماؤ اب یا رحمتہ للعالمین مجھ پر  
 تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ  
 خطا پوشی اٹیم روسیہ کی اب تو ہو جائے  
 مرا سب کچھ ہے تجھ پر آشکارا یا رسول اللہ  
 چھپا لینا ہر اک عاصی کو دامن شفاعت میں  
 نہ ہو گا حشر میں کوئی ہمارا یا رسول اللہ  
 نزول رحمت باری ہے گویا دونوں عالم پر  
 جو قرآن حق نے تجھ پر ہے اتارا یا رسول اللہ  
 نہ بہہ جائے فدائے زار تیرا سیل عصیاں میں  
 اسے عفو و کرم کا دو سہارا یا رسول اللہ



## نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محمدٌ حبیبُ خدا اللہ اللہ  
ہے تنویرِ ارض و سما اللہ اللہ  
فدا تجھ پہ شاہ و گدا اللہ اللہ  
ہوئے کج کلاہ جبہہ سا اللہ اللہ  
رضا تیری ذات خدا اللہ اللہ  
تو ہے اپنے رب کی رضا اللہ اللہ  
تری عظمتوں رفعتوں کی بلندی  
ہے قدموں میں عرشِ خدا اللہ اللہ  
مرا دین و ایماں مرا حسن ایقان  
بحسینِ حیات بقا اللہ اللہ

ضیا جو چمکتی ہے شمس و قمر میں  
وہاں تو ہے جلوہ نما اللہ اللہ

ترے در کے منگتے ہیں نوری و خاکی  
سراپائے نور خدا اللہ اللہ

ہو خیر البشر اور خیر الامم بھی  
شہا! تو ہے خیر الوری اللہ اللہ

کہاں ماہ کنعاں کہاں نور فاراں  
ہو لاریب بدر الدجی اللہ اللہ

نجل اختر و ماہ کامل کے جلوے  
کہاں روئے شمس الضحیٰ اللہ اللہ

فدا اس کے جلووں کی کیا تاب لائیں  
ہے وہ نور ذاتِ خدا اللہ اللہ

عشقِ رسولِ پاک میں مجنوں بنوں گا دیکھنا  
 ہاں میں فراقِ درد سے رویا کروں گا دیکھنا  
 نالوں سے میرے گونجیں گے دشت و جبل تمام  
 خندیدگی سے سختیاں ساری سہوں گا دیکھنا  
 شوریدہ سر ہوں عشق میں میرا کمال دیکھنا  
 نامِ رسولِ پاک پر مر کر جیوں گا دیکھنا  
 آپ کی عالی شان ہے سب سے نرالی آن ہے  
 ہر دم حبیبِ پاک کا نام جیوں گا دیکھنا  
 سوائے مدینہ جاؤں گا لوٹ کے پھر نہ آؤں گا  
 خاکِ دُر شہِ امم سر پر ملوں گا دیکھنا

سوزِ غمِ فراق میں آپ کے اشتیاق میں  
خاک میں ہو کے خاک بھی زندہ رہوں گا دیکھنا  
وہ ہیں فدا کے غم گسار دونوں جہاں کے تاجدار  
بن کے گدا میں آپ کے در پر رہوں گا دیکھنا!

جو نور محمدؐ سے معمور ہو گا  
 وہی قلبِ نورؑ علیؑ نور ہو گا!  
 جسے ڈھونڈتا ہوں میں دیر و حرم میں  
 یقیناً مرے دل میں مستور ہو گا  
 جو دیکھا سرِ طورِ موسیٰؑ نے جا کر  
 نبیؑ کا وہ جلوۂ نور ہو گا  
 ہے تزئینِ حُسنِ دو عالم وہ مہ رُو  
 جمیلِ اَشیمِ رشکِ صد طور ہو گا  
 مچی فرش سے عرش تک دھوم جس کی  
 حبیبِ خدا کا وہ منشور ہو گا

امانتِ دیانت ، امامت کا نقشہ

یہی میرے آقا کا دستور ہو گا

نہیں احترامِ نبیؐ جس کے دل میں

وہ بدبخت ازلی وہ مقہور ہو گا

ہے شہرہ بہت حسنِ یوسفؑ کا لیکن

وہ نورِ محمدؐ سے معمور ہو گا

شہنشاہؑ گہاںؑ کا اسمِ معظم

سرِ عرش و گُرسی وہ مسطور ہو گا

تہی ہے جو چشمِ بصیرت سے بندہ

وہ اک دیدہٴ کوزِ بے نور ہو گا

مرصع کیا اسمِ احمدؑ نے جس کو

کلامِ فدا سورہ نور ہو گا

تخلیقِ کائنات کا مژدہ تمہی تو ہو  
بحرِ حریمِ ذات کا دھارا تمہی تو ہو  
دھڑکن ہو کائنات کی یا سرورِ جہاں  
ہم عاصیوں کے دل کا سہارا تمہی تو ہو  
نبیوںؑ کے نورِ چشم ہو یا سید البشر  
ہر اک نبیؑ کی آنکھ کا تارا تمہی تو ہو!  
نورِ الہ و ظلّ خداوندِ لم یزل  
محبوبِ کبریاً شہِ والا تمہی تو ہو  
آرامِ جاں ہے ہستیءِ عالم کی ذاتِ پاک  
ہر قلبِ مضطرب کی تمنا تمہی تو ہو

تابِ نظارہ لا نہ سکے طُور پر کلیم  
تھے عرش پر جو صاحبِ اسریٰ تہی تو ہو  
جائے اماں ہو امتِ عاصی کی لا کلام  
ہر بے کس و یسیر کے مولے تہی تو ہو  
ارض و سما میں پھیلے ہیں انوارِ دلِ فروز  
لمعاتِ حُسنِ ذاتِ سراپا تہی تو ہو  
ثمرہِ فدا دعائے براہیم " کا ہے یہ  
صاحبِ قراں! نویدِ مسیحا تہی تو ہو



## نُورِ ازل

بدرِ الدُّجی کہوں کہ میں شمسِ الضُّحی کہوں  
اُس ذاتِ کلِ صفات کو یا ربِّ میں کیا کہوں  
نُورِ خدا کہوں کہ خدا کی رضا کہوں  
اس کے سوا میں کیا تجھے یا مصطفیٰؐ کہوں  
ہو جائے گر حضورؐ والا زہے نصیب  
دردِ دلِ حزیں کا میں کچھ مدعا کہوں  
سرورِ ہو انبیاءؑ کے رسولوں کے ہو امام  
الیاسؑ و خضرؑ کا بھی تمہیں رہنما کہوں  
توسین ہے حقیقتِ اسرئٰی کی اک جھلک  
معیارِ حسن و عشق کے اسرار کیا کہوں

خُورانِ خلد واری ہیں نُوری بھی ہیں نثار  
 بے مثل مہکتے گلِ رعنا کو کیا کہوں  
 کل کائنات زیرِ قدمِ آپ کے ہوئی  
 ان کو حبیبِ حضرت ربِّ العالی کہوں  
 محبوبِ اور محبت کی تھیں کیا پردہ داریاں  
 از و نیازِ عشق کا کیا ماجرا کہوں  
 یکتا جمالِ آپ کا ضوِ پاش ہر طرف!  
 نُورِ ازل میں اُن کو نہ کیوں بر ملا کہوں  
 حسن و جمالِ یوسفؑ کنعاں کا ذکر کیا  
 ہر اک ادا کو ان کی نہ کیوں دل ربا کہوں  
 حسرت فقط یہی ہے مرے دل کی اے فدا  
 وقت نزعِ زباں سے میں صلّ علی کہوں

## جوارِ مدینہ

حبیبِ خدا ہے تاجدارِ مدینہ  
میں سو جان سے ہوں نثارِ مدینہ  
میں ہو جاؤں غرقابِ بحرِ عنایت  
ہے دریائے رحمتِ دیارِ مدینہ  
پئے طالبانِ جمالِ شہِ دیں  
ہوئی کہکشاں رہ گزارِ مدینہ  
سکونِ دل و جاں ہے گنبدِ خضریٰ  
دلِ افرازِ نقش و نگارِ مدینہ  
کہاں ذہنِ خاطرِ گجا اس کی عظمت  
ہے ذاتِ خدا رازِ دارِ مدینہ

بھلا کیوں تمنائے فردوس اس کو  
جسے ہو میسر بہارِ مدینہ  
شناسائے نور تجلیٰ وہ خاکی  
جو دیکھے رخ شہریارِ مدینہ  
مرا بخت میں ہوں سگ کوئے احمد  
ہے جنت مجھے خار زارِ مدینہ  
حضورؐی آقا ہے خواہشِ فدا کی  
ہوں پیوندِ خاکِ جوارِ مدینہ

## اللہ اللہ

وہ قوسین کے راز داں اللہ اللہ  
حقیقت کے سر نہاں اللہ اللہ  
نگار زمین و زماں اللہ اللہ  
ہیں تزئین کون و مکاں اللہ اللہ  
ادا بانگین کی ہر اک شے میں ان کی  
ہے نور ان کا ہر جا عیاں اللہ اللہ  
خجل سرو شمشاد قامت سے ان کی  
رخ زیبا شایان شان اللہ اللہ  
نبی کی ہر اک بات فرمانِ حق ہے!  
سعادت کا ابدی نشاں اللہ اللہ

ابد تک خمار اس کا باقی رہے گا  
ہے طیبہ کی مے ارغواں اللہ اللہ  
کوئی اور سرمایہ رکھتا نہیں میں  
”محمدؐ“ متاعِ گراں اللہ اللہ  
ہے اظہ و یسین وہ نور مجسم  
تجلّائے ہر دو جہاں اللہ اللہ  
ہوئے سرنگوں کُفر و الحاد و باطل  
نبیٰ ہیں وہ کوہِ گراں اللہ اللہ  
تبسم پہ قرباں نہوں کیوں مہ و نجم  
ہیں گل ریز و گوہر فشاں اللہ اللہ  
فدا کیا بیاں شانِ ختمِ رُسل ہو  
ظہور ان کا ہے گن فکاں اللہ اللہ

## قد مکرر

یہ کس کے نام سے دنیائے دل میری منور ہے  
 شواظِ عشقِ احمدؑ سے ہوئی جو جلوہ گستر ہے  
 نہیں پیدا ہوئی جس کی مثال ابنائے عالم میں  
 مدارج میں مرا آقا و مولےؑ سب سے برتر ہے  
 مجھے کیوں کر نہ فخر و ناز ہو اپنے مقدر پر  
 محمد مصطفیٰؐ جب کہ مرا ہادیؑ و رہبرؑ ہے  
 گل و گلزار کو بخشیں شہا! رعنائیاں تو نے  
 ہوئی گیسوئے مشکیں سے فضا ساری مُعطر ہے  
 ہے کس کی رحمتہؑ للعالمینی کا تقاضا یہ  
 یتیموں کے سروں پر لطفِ احمدؑ سایہ گستر ہے

لنڈھائے جا رہے ہیں آج نُخْمانے کے نُخْمانے  
تمہاری چشمِ میگوں صادرِ تسنیم و کوثر ہے  
نظر میں اس کی تاجِ خسروی ناچیز ذرہ ہے  
نبیؐ پاک کا نعلینِ اقدس جس کے سر پر ہے  
ولادت جس کی اپنی ہی مشیت پر ہوئی واللہ  
وہ ختمی مرتبت، اُمّی لقب، ذی شان پیمبرؐ ہے  
ہوا لذتِ چشمِ روحانیت سے دل مرا پر کیف  
فدا نعتِ نبیؐ کیا نعمتِ قد مکرر ہے



## ایثار

محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کے صدقے  
گل و گلزارِ جنت بھی ہیں اس کُلفام کے صدقے

کہاں ہیں آج وہ مشرک کہ تھے اپنی جہالت سے  
حریمِ قبلہٗ حاجات کے اصنام کے صدقے

جنابِ رحمتہٗ للعالمین کی رحمتیں اُن پر  
ہوئے سو جان سے جو عظمتِ اسلام کے صدقے

ہر اک عاصی و مجرم کا سہارا شافعِ محشر  
ہیں سارے امتی احمدؑ کے فیضِ عام کے صدقے

ازل سے آج تک کے اہل دانش حاملِ بینش  
ہیں تیرے خلقِ عالی کے ترے پیغام کے صدقے  
سمجھتے تھے تجھے جو ساحر و کاہن ہوئے وہ بھی  
تری وحیِ الہ کے اور ترے الہام کے صدقے  
فدا کے جسم و رُوح ہیں جاں نثارِ روضہٴ اقدس  
دیارِ گنبدِ خضریٰ کی صبح و شام کے صدقے

## سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ترے مرتبے ہیں فزوں تر شہِ دیں!  
ہے کیا شان اللہ اکبر شہِ دیں  
مری دُور ساری ہوں بے چینیاں پھر  
جو ہو دید تیری میسر شہِ دیں  
یہ محمود و احمد حمید و محمد  
ہیں کیا پیارے اسمائے اطہر شہِ دیں  
مٹے ان رذیلوں کے نام و نشاں تک  
جو بد بخت کہتے تھے ”ابتر“ شہِ دیں  
ترے در پہ جس نے جھکایا نہیں۔ سر  
پھرا دہر میں پھر وہ در در شہِ دیں

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ  
 ترے دیں کے ہیں چاروں افسرِ شہِ دیں  
 اُسے سرفرازی ملے گی جہاں میں  
 ترے عشق میں دے گا جو سرِ شہِ دیں  
 دکھا کر مجھے جلوۂ رُوئے تاباں  
 مرے دل کو کر دو منورِ شہِ دیں  
 خدارا نگاہِ محبت ہو مجھ پر  
 کہ میں ہوں پریشان و مضطرِ شہِ دیں  
 تقاضا یہی ہے مرے دردِ دل کا  
 دکھا دو مجھے رُوئے انورِ شہِ دیں  
 شرابِ محبت کا طالب ہوں واللہ  
 بنا دو یہی جامِ کوثرِ شہِ دیں  
 تمنائے قلبِ حزیں پوری ہو گی!  
 بلا لو اگر مجھ کو در پرِ شہِ دیں

مرے دل کی خواہش فقط اک یہی ہے  
 فدا جان ہو جائے تم پر شہِ دیں  
 پس مرگ بہر لحد کاش مجھ کو  
 ملے جا مدینے میں گز بھر شہِ دیں  
 نکیرین مرقد میں آئیں گے جس دن  
 مدد کرنا اس روز آ کر شہِ دیں  
 جدائی میں ہے میرے دل کی یہ حالت  
 کہ چلتا ہے حسرت کا خنجر شہِ دیں  
 ہے بلبل بھی نغمہ سرا یوں چمن میں  
 دکھا دو وہ گلزارِ اخضر شہِ دیں  
 تری مدح جن و انساں کریں کیا  
 ہے مداحِ خالقِ اکبر شہِ دیں  
 نبیؐ اور بھی آئے دنیا میں لیکن  
 ترا سب سے ہے پہلا نمبر شہِ دیں

پری زاد و جن و مک حور صدقے  
فدا ہیں مہ و شمس و اختر شہہ دیں  
کہاں اتنی طاقت فدا کے قلم میں  
کہ پوری جو ہو مدح سرور شہہ دیں

تھا جبریلؑ بھی اک غلام اللہ اللہ

محمدؐ ہیں خیر الانام اللہ اللہ

تمام انبیاء کے امام اللہ اللہ

محمدؐ پہ حق کا سلام اللہ اللہ

محمدؐ وہ عالی مقام اللہ اللہ

محمدؐ کے عشاق صادق پہ بیشک

ہے نارِ جہنم حرام اللہ اللہ

فدا جان دی جس نے عشقِ نبیؐ میں

ہوا اس کو حاصل دوام اللہ اللہ

ہمہ وقت ذکرِ نبیؐ گونجتا ہے

ہے لوح و قلم پر زِ نام اللہ اللہ

اَبَد تک رہے مست و سرشارے کش  
مئے عشقِ احمدؑ کا جام اللہ اللہ

رُخ و زُلف کی صوفشانی سے تاباں  
ہر اک جلوۂ صبح و شام اللہ اللہ

چھڑی کے اشارے نے باطل مٹایا  
ہوئے لات و عڑی بھی رام اللہ اللہ

سرِ عرش ”قوسین“ سے آگے جا کر  
مُحِبِّ سے ہوئے ہمکلام اللہ اللہ

پلا دیجئے چشمِ میگوں سے آقاؐ  
کہ یہ رند ہے تشنہ کام اللہ اللہ

خبر اس کی کیا زاہدِ نا فہم کو  
تھا عرشِ علیؑ زیرِ گام اللہ اللہ

ہے ارماں یہ میرا دمِ نزعِ یارب  
ہو لب پر دُرود و سلام اللہ اللہ



سُنی پائے صدیقِ اکبر کی آہٹ  
سرِ عرشِ وقتِ خرامِ اللہ اللہ  
شفیعِ الامم کے تھے اُمت کی خاطر  
سجود و قعود و قیام اللہ اللہ  
ظلامِ جہالت کا نور ہدیٰ سے  
بدل ڈالا یکسر نظامِ اللہ اللہ  
جو صہبائے حُبِ نبیؐ سے ہیں بیخود  
ہوا ان کا رپہ انامِ اللہ اللہ  
فدا بادشاہوں پہ موقوف کیا ہے  
تھا جبریلؑ بھی اکِ غلامِ اللہ اللہ

## نغمہ رسالت

نبیؐ کے عشق کا جس دل میں اضطراب نہیں  
 وہ بارگاہِ الہی میں باریاب نہیں  
 جو دل میں عشقِ محمدؐ کا التہاب نہیں  
 تو پھر حرارتِ ایماں سے فیضیاب نہیں  
 قمر میں آب تو خورشید میں وہ تاب نہیں  
 کہیں بھی حُسن کا تیرے کوئی جواب نہیں  
 تمہارے سامنے کچھ طارق و شہاب نہیں  
 چمک کے ذرہ کبھی ہوتا آفتاب نہیں  
 تمہاری مست نگاہوں کا بھی جواب نہیں  
 نظر میں کوثر و تسنیم کی شراب نہیں

نگاہِ لطفِ محمدؐ کا ہے سہارا بس  
 مرے گناہوں کا ورنہ کوئی حساب نہیں  
 ہر ایک مجرم و عاصی کو ہے اُمید پناہ  
 تری جناب سے کوئی بڑی جناب نہیں  
 نثارِ حُسنِ محمدؐ پہ جو نہیں دل سے  
 وہ امتحانِ محبت میں کامیاب نہیں  
 وہ آنکھِ جلوۂ نورِ خدا سے ہے محروم  
 کہ جس کا حُسنِ نظر تیرا انتخاب نہیں  
 رہیں گے بادۂ عشقِ نبیؐ سے مست مدام  
 حرام کہتے ہیں جس کو یہ وہ شراب نہیں  
 ہر ایک شے میں ترا حسنِ جلوہ افکن ہے  
 وہ کون شے ہے کہ تجھ سے جو فیضیاب نہیں  
 ہو آفتابِ قیامت کہ وہ تجلیٰ طور  
 ترے جلال کی ہر گز کسی کو تاب نہیں

ضیائے نورِ محمدؐ سے ہو رہا ہے عیاں  
غروب ہو جو کبھی یہ وہ آفتاب نہیں  
تو بحرِ عشقِ محمدؐ میں غوطہ زن ہو فدا  
کہ یہ ہے عینِ حقیقت کوئی سراب نہیں

محمدؐ نذیر و بشیر آ گیا ہے  
وہ سب انبیاء کا امیر آ گیا ہے  
نہ تھا جس کا سایہ وہ سایہ ہے سب کا  
وہ ظلِّ خدائے کبیر آ گیا ہے  
غریبوں کا ملجی یتیموں کا ماوی  
وہ شاہوں کا بھی دستگیر آ گیا ہے  
کہاں ظلمتِ کفر کی روشنی اب  
ضیا بار مہر منیر آ گیا ہے  
کئے جس نے اسرارِ توحیدِ ظاہر  
وہ راز دار و خبیر آ گیا ہے

رہائی سرِ حشر ہو جائے آقا  
گنہگار و مجرم اسیر آ گیا ہے  
نوازا زرو مال سے اس کو تو نے  
جو محتاجِ نانِ شعیر آ گیا ہے  
بجز تیرے بھاتا نہیں مجھ کو کچھ بھی  
تصور ترا بے نظیر آ گیا ہے  
اُسے تاجِ شاہی کی خواہش ہو کیوں کر  
ترے در پہ جو بھی حقیر آ گیا ہے  
خوشا بخت کہتے ہیں یہ سب فدا کو  
محمدؐ کے در کا فقیر آ گیا ہے

لکھنؤ ۱۹۴۰ء

یا رب دکھا دے روضہ رسولِ کریم کا  
 ہے واسطہ تجھے تری ذاتِ عظیم کا  
 میں ہوں غلامِ خاصِ رؤف و رحیم کا  
 پھر کیوں ہو خوفِ مجھ کو عذابِ الیم کا  
 جل باؤں آتشِ غمِ عشقِ رسول میں  
 باقی رہے نہ ڈر مجھے نارِ حجیم کا  
 پاؤں حیاتِ تازہ جو طیبہ میں جانِ دوں  
 درماں ہے یہی مرے قلبِ سقیم کا  
 سمجھوں گا میں شمیمِ ریاضِ جناں سے  
 جھونکا جو آئے ان کی گلی کی نسیم کا  
 محشر میں لے کے نامِ محمدؐ اٹھوں گا میں  
 دیں گے ملائکہ وہیں مرثدہِ نعیم کا

شمس و قمر میں برق و شرر میں ہے نور جو  
 جلوہ ہے یہ بھی آپ کے حُسنِ قدیم کا  
 خاک رہِ حجاز میں عنبر کا رنگ ہے  
 سبزے میں جلوہ گیسوئے عنبر شمیم کا  
 اُمیدوارِ رحمتِ دُرِّ یتیم ہیں  
 ہیں آپِ آسرا جو غریب و یتیم کا  
 کرتا ہوں جب نگاہ میں قلبِ دو نیم پر  
 آتا ہے یاد معجزہ ماہِ دو نیم کا  
 ہو جائے گی تجلی حُسنِ اَحَدِ فدا  
 پردہ اٹھے جو عارضِ احمد سے میم کا



آئے دنیا میں لاکھوں نبیؑ ہیں مگر  
 اے رفیقِ الہٰ تیری کیا بات ہے  
 تو ہے مہرِ عربِ ماہتابِ عجم  
 نورِ عرشِ علیٰ تیری کیا بات ہے  
 کوئی تجھ سا جہاں میں کہاں ہے حسین  
 حُسنِ یوسفؑ میں بھی وہ ملاحظت نہیں  
 محترمِ زِ حرمِ اے چرا کے مکین  
 رہبرِ و حق نما تیری کیا بات ہے  
 تیری شانِ رسالتِ معظمؐ شہانہ  
 سر پہ سہرا مزیں ہے ”لولاک“ کا

شبِ اَسْرٰی کا نوشاہ بنا مرحبا  
 اے حبیبِ خدا تیری کیا بات ہے  
 ہر طرف نورِ حق کا اجالا ہوا  
 تُو نے اسلام کا بول بالا کیا  
 لات و عَزٰی و ہبل کئے سرنگوں  
 سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے  
 تیری تبلیغ و تبیان سے شرع و دیں  
 قاطعِ ظلم و جہل تُو ہے نورِ مبیں  
 نازش و فخرِ دیں عرشِ رب کے مکیں  
 سیدِ دوسرا تیری کیا بات ہے  
 کوشکِ حق پرستی کا محکم ستوں  
 گلشنِ علم و عرفاں کا نورِ فزوں  
 جلوۂ حُسنِ فطرت کی شیریں ادا  
 بحرِ جود و سخا تیری کیا بات ہے

اس جہاں سے رواں ہو جو ہستی مری  
دم آخر زباں پر ہو نامِ نبیؐ  
اے فدا کیا کسیں آرزو ہے تری  
عاشقِ مصطفیٰؐ تیری کیا بات ہے

لکھنؤ ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی

## یا رسول ﷺ

تم پر جو میری جان ہو قربان یا رسولؐ  
 بر آئیں میرے دل کے سب ارمان یا رسولؐ  
 سرکارِ دو جہان ہو ذی شان یا رسولؐ  
 قربان میرا آپ پہ ایمان یا رسولؐ یا رسولؐ  
 لے خبر غلامِ ازل کی حبیبِ حق  
 سب مشکلات میری ہوں آسان یا رسولؐ  
 ہر اُمتی کے آقاؐ و مولاؐ و جانِ جاں  
 اور ہو دلِ ستیم کا درمان یا رسولؐ  
 ہر اک نبیؐ کی شان ہے گو منفرد مگر  
 جملہ پیمبراں کے ہو سلطان یا رسولؐ  
 اس شرف میں شریک کوئی نہ کیا گیا  
 ذاتِ کلاءِ اعلیٰ کے مہمان یا رسولؐ

نورِ خدا سے آپ کو پیدا کیا گیا  
 فرمانِ حق تمہارا ہے فرمانِ یا رسول یا رسول  
 کھویا رہوں تمہارے تصور میں صبح و شام  
 پیدا ہو دل میں جذبہٴ حسان یا رسول  
 اے رحمتِ مجسم اے شافعِ امم  
 روشن جہاں ز شمعِ شبستان یا رسول  
 یہ بحر و بزمِ یہ گلشن رنگیں یہ کائنات  
 ہر سو تمہارا جاری ہے فیضان یا رسول  
 حق نے تمہارا ذکر ہے خود ہی کیا بلند  
 روح القدس بنا ہے جو دربان یا رسول  
 عاصی پہ روزِ حشر نظر التفات کی  
 عصیاں پہ میں بہت ہوں پشیمان یا رسول  
 بنکام نزعِ لطفِ آریمانہ بر خدا  
 اس وقت ہو زبان پہ قرآن یا رسول

## یا رحمۃ للعالمین ﷺ

خواجه گہاں دلبرِ جانان  
عرش کے دولہا نوری سلطان  
خلق مجسم، عظمت انساں

یا شفیع المذنبین  
یا رحمۃ للعالمین

حاصل نور بزمِ امکان  
قبلہ دین و کعبہ ایماں  
حسن ترا پر دور بہاراں

اے صادق وعدالائیں!  
یا رحمۃ للعالمین

ازلی حسن ہو، حُسنِ جہاں ہو  
فرماں روائے کون و مکاں ہو  
ارض و سما میں نُورِ عیاں ہو

اے ثروتِ دُنیا و دیں  
یا رحمتہ للعالمین

نزهتِ شبنمِ بوئے فطرت  
سندِ جنتِ اسوہ سیرت  
شافعِ محشرِ قصدِ مشیت

اے آیہ کجایں اہمتیں!  
یا رحمتہ للعالمین

ن و قلم کے عرشِ نشاں ہو  
مخلوقات کے روحِ رواں ہو  
نُورِ عیاں ہو، نُورِ نہاں ہو

اے عالی درجتِ ماہِ جبیں  
یا رحمتہ للعالمین

صاحب معراج والاسری  
عشق کا پرتو، حُسنِ مجلی  
قابِ قوسین، نور کا ہالہ

دربانِ ترا جبریلِ امیں  
یا رحمتہ للعالمین

مہبطِ نورِ غارِ حرا ہو  
قلزمِ رحمتِ سرِ الہ ہو  
رمزِ حقیقتِ بحرِ بقا ہو

اے تاجدارِ مرسلین!  
یا رحمتہ للعالمین

تیری مثال ہر گز نہیں  
کیسے کوئی پائے کہیں  
اے شاہِ دنیا شاہِ دیں

اے راہروِ افلاک و زمیں  
یا رحمتہ للعالمین



اک مصدرِ جود و سخا ہو ذی شان  
 صاحبِ عرفاں، حاملِ فرقاں  
 ہر بیکس کے دل کا ارماں  
 اے درّ یتیم و درّ شمیم!  
 یا رحمتہ للعالمین

وردِ محمدؐ جزوِ ایماں  
 عالم جس سے ہے نورِ افشاں  
 علوِ شوکت، قربتِ یزداں  
 اے جلوت و خلوت نشین  
 یا رحمتہ للعالمین

اے ثروتِ دین و شرع متین  
 اے جلوہٴ ذاتِ نورِ مبین  
 ظاہر میں گو ہے فرش نشین  
 نظمِ دو عالم زیرِ نگین  
 یا رحمتہ للعالمین

اللہ کے ہو سب سے پیارے  
قرباں تجھ پر چاند اور تارے  
اے منبعِ رحمت، نور کے دھارے

اے رشکِ چمن خورشیدِ جبیں  
یا رحمتہ للعالمین

ہے بعثتِ حرزِ جانِ نبی  
بے مثل بشر ذی شانِ نبی  
ایزد کا احسانِ نبی

نورِ علیٰ حقِّ الیقین  
یا رحمتہ للعالمین

کیا وصفِ بیاں ہو تیرا شہا  
خود حق نے کہا ”لولاک لَمَّا“  
اک روز سنووری ہو گی فدا

رکھ وردِ زباں ”طہ یسین“  
یا رحمتہ للعالمین

را، حدیثِ قدسی

مُصْحَفِ رُخِ تَرَا قَرَّانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ  
يَا نَبِيَّ مِيرَا يَهْ اِيْمَانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ  
وَالِيَّ كُونِ وَ مَكَانِ لَوْحِ وَ قَلَمِ كَا وَاْرثِ  
سَارِي نَبِيُوْنَ كَا تُو سُلْطَانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ  
فَرَشِ سِي عَرَشِ تَلِكِ تِيْرِي شَهِنشَاهِي هِيَ  
اِيْنِي خَالِقِ كَا تُو مِهْمَانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ  
رَجْعَتِ شَمْسِ هُو يَا مَعْجَزَةُ شَقِّ قَمْرَا  
هَر اِسَارَه تَرَا فَرْمَانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ  
زِيْنَتِ كَنْبِدِ نَضْرِيْ اُوْر شَمْعِ غَارِ حَرَا  
عَرَشِ اعْظَمِ تَرَا اِيْوَانِ هِيَ اللّٰهُ اللّٰهُ

پھول جھڑتے دم گفتار دہن سے تیرے  
 کلمہ حق ترا برہان ہے اللہ اللہ  
 سرخم دیکھے ترے درپہ سلاطین زماں  
 در ترا چشمہ فیضان ہے اللہ اللہ  
 ابر رحمت کی گھٹا لطف و عنایات و کرم  
 بخشش امت عاصی کا تو ایقان ہے اللہ اللہ  
 کیوں کسی عیسیٰ نفس کی طلب ہو مجھ کو  
 ہر اذیت کا تو درمان ہے اللہ اللہ  
 دیدہ کور کی بدبختی پہ نالاں شبنم!  
 چشم بینا تری دید پہ قربان ہے اللہ اللہ  
 رخ زیبا کا ترے کوئی کہاں ثانی ہے؟  
 حُسنِ فطرت کا تو عنوان ہے اللہ اللہ  
 حق نے فرمایا ہے فرقاں میں ترا ذکر جمیل  
 ارفع و اعلیٰ تری شان ہے اللہ اللہ

ہو مبارک تجھے صد بار ”مقامِ محمود“  
ربِّ اکبر کا یہ پیمان ہے اللہ اللہ  
میں سگِ کوئے محمدؐ ہوں فدائے خوش گو  
بخدا میری یہ پہچان ہے اللہ اللہ

شہنشاہِ رسولان ہو امامِ انبیا آقا  
 جمالِ ذات کا مظہر بنائے لالہ  
 ہوا ہے صاحبِ لولاک تو مہرِ حرا آقا  
 ترا مداحِ خالق ہے تو ممدوحِ خدا آقا  
 ترا اسمِ گرامی محمد مصطفیٰ آقا  
 خدا مطلوب ہے تیرا تو مطلوبِ خدا آقا  
 دلہا ارض و سما کا اور حبیبِ کبریا آقا  
 تو ہے محبوب تر از جاں محمد مجتبیٰ آقا  
 ہے تیرے مصحفِ رخ سے منور ماہِ کنعانی  
 اجالا روز و شب میں کیجئے بہرِ خدا آقا  
 تکلم تیرا مترنم سرور آگینِ عالم ہے  
 فروغِ لحنِ داؤدی تری ہر ہر صدا آقا

جواب ربِ ارنی سن کے ہوش آیا، نظر آیا  
 کلیم اللہ نے پہچانا تجھے جلوہ نما آقا

خزاں برباد گلشن میں بہاریں رقص فرما ہوں  
 کبھی جو آئے طیبہ سے شمیم جانفزا آقا

کیا تھا کس نے زندہ کشت دیں کو خون سے اپنے  
 نواسہ آپ ہی کا تھا شہیدِ کربلا آقا

سگ درگاہِ عالی ہوں کہ اک مفلس سوائی ہوں  
 کبھی تو روضہٴ اقدس پہ مجھ کو بھی بلا آقا

ثنا خواں آپ کی نعمت پر انساں اور جن سارے  
 ہر اک نوری حضورِ عرش پہ مہو ثنا آقا

یہ اک اعجازِ ادنیٰ سا ہے تیری ذاتِ والا کا  
 کہ تو نے اک اشارے سے دیئے مردے جا آقا

پلائی چشمِ میگوں سے ہے تو نے تشنہ کاموں کو  
 شرابِ کوثر و تسنیم مجھ کو بھی پلا آقا

تجلّائے حقیقت سُر کُن فیکُون کی تفسیر  
تو انی جاعلٌ فی الارض کا ہے آئہ آقا  
فدا کو ہے یقینِ کامل نہیں ثانی کوئی تیرا  
تو اپنے خالقِ مطلق کی برحق ہے رضا آقا  
تری صورت کے ہر نقشِ درخشندہ کے کیا کہنے  
ہے اُستادِ ازل خود اپنی خلقت پر فدا آقا



نبیؐ کے عشق سے مخمور سرشاروں میں ہم بھی ہیں  
 مئے تسنیم و کوثر کے قدح خواروں میں ہم بھی ہیں  
 تمنا ہے کہ اپنی جان بھی قربان ہو ان پر  
 فدایانِ محمدؐ کے رضا کاروں میں ہم بھی ہیں  
 یقین ہے وہ چھپا لیں گے ہمیں دامنِ رحمت میں  
 بحمد اللہ شفاعت کے طلب گاروں میں ہم بھی ہیں  
 ہے اپنے زہد و تقویٰ پر بہت ہی ناز زاہد کو  
 سرِ محشر مگر آقاؐ خطا کاروں میں ہم بھی ہیں  
 ہمیں کیوں مورد الزام ٹھہراتے ہیں نادان لوگ  
 کہ سبطِ آلِ احمدؐ کے فدا کاروں میں ہم بھی ہیں

نبیؐ کے لطفِ بے پایاں سے وابستہ ہیں جو آثم  
 انہی امیدواروں کے سزاواروں میں ہم بھی ہیں  
 خدا کا قرب جس بے مثل ہادیؐ کو ہوا حاصل!  
 اسی ممدوحِ خالق کے پرستاروں میں ہم بھی ہیں  
 ہماری کُل متاعِ زیست سے ہے بے بہا وہ ذات  
 اسی مہتابِ کنعاں کے خریداروں میں ہم بھی ہیں  
 فدَا راکِ ذرّہ ناچیز ہے تاجِ شہنشاہی  
 زہے قسمت کہ ان کے کفش برداروں میں ہم بھی ہیں

در اقدس پہ آقاؑ بلا لو غمِ فرقت گوارا نہیں ہے  
 جز تری رویت حق نما کے دل میں کوئی تمنا نہیں ہے  
 یوں تو دنیا میں آئے تھے لاکھوں نبیؑ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے ہستی تریؑ  
 ماسوا تیرے اے ماہِ رخشاں کوئی نظروں میں چچتا نہیں ہے  
 غمِ فرقت میں مر ہی نہ جاؤں دل کی حسرت نہ رہ جائے دل میں  
 اب تو قدموں میں لہد بلا لو زندگی کا بھروسہ نہیں ہے  
 نُورِ نوری مثالی بشرِ قابِ قوسین پیشِ نظر  
 نور ہی نور ہر سو ہوا جلوہ گرِ نور کا نور سے آج پردہ نہیں ہے  
 ہے وہ نورِ علیؑ نورِ نورِ خداؑ نامِ اطہرِ محمدؑ ہے صلِّ علی  
 ایسا بے مثل کوئی بھی فردِ حسین آج تک چشمِ عالم نے دیکھا نہیں ہے

۱۱۲

تو ہے مقبول و محبوب ذیِ شانِ نبیٰ ذاتِ والا صفتِ نطقِ خالقِ نبیٰ  
 فخرِ آدمؑ ہے تو محرمِ رازِ کن، کونین میں کوئی تجھ سا نہیں ہے  
 تو ہے والی سبھی انس اور جان کا رازداں سرِ کونین و امکان کا  
 شاہِ ارض و سما خواجهٔ دوسرا، تیرا ہمسر دو عالم میں واللہ نہیں ہے  
 ہے تو صاحبِ لولاک و لوح و قلم تیرے نعلین ہیں زیبِ عرشِ بریں  
 رکھتے قدسی بھی اس پر ہیں واثق یقینِ عرشِ خدا طورِ سینا نہیں ہے  
 فردِ واحد تھا وہ یارِ غارِ حرا، ثانیِ الثنین سے جو ملقب ہوا  
 ہوا بعدِ نبیٰ سب سے برتر ہے وہ عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے  
 جس کے دل میں نہیں حُبِ نامِ نبیٰ بے خرد ہے وہ نادانِ انساں نہیں  
 وہ تو راندہٗ درگاہِ رب ہے فدا جس کو عشقِ محمدؐ کا سودا نہیں ہے

## نعت سرورِ کونین<sup>۴</sup>

کچھ عرضِ مدعا کا بھی مجھ کو ثمر ملے  
اور ہاں! انعامِ شہِ والا گھر ملے  
دیکھوں میں چشمِ دل سے رخِ رحمتِ تمام  
یا رب مجھے بصیرت و حسنِ نظر ملے  
اس رحمتِ تمام کی رحمت نہ کیوں ہو اس پر  
جس کو حرم کا سایہ دیوار و در ملے  
جس کی نظر سے خبِ نبی جاگزین ہو  
اے کاش مجھ کو ایسا کوئی دیدہ ور ملے

دونوں جہاں کی اس کو ملیں سرفرازیاں  
جس خوش نصیب کو درِ خیر البشر<sup>۴</sup> ملے

لوح و قلم سے اسمِ محمد<sup>۵</sup> ہے جلوہ گر  
نبیوں<sup>۶</sup> ملائکہ کو نہ کیونکر خبر ملے

صدقہ ہے ذات پاک کا تزئینِ کائنات  
انسانیت کو کیسے ہیں لعل و گہر ملے

کر دوں میں نقدِ جان و جگر بھی نثار آج  
خاکِ درِ نبی<sup>۷</sup> جو کہیں جلوہ گر ملے

چشمِ زدن میں جو مجھے لے جائے تابہ عرش  
ایسا کوئی حضور کا دریوزہ گر ملے

قربان اس پہ کر دوں میں اپنی متاعِ زیست  
شہرِ نبی<sup>۸</sup> کا مجھ کو اگر نامہ بر ملے

طیبہ کو سر کے بل مجھے جانا ہے دوستو  
الیاس<sup>۹</sup> و خضر<sup>۱۰</sup> سا جو کوئی راہبر ملے

جس کو نقوشِ پائے محمدؐ کی ہو تلاش  
 اللہ کرے مجھے وہ غریب شہرِ ملے  
 طیبہ کے راستوں میں بکھر جائے میری خاک  
 عشقِ نبیؐ کا مجھ کو جو سوزِ جگرِ ملے  
 محمودیتِ مقام ہے عاصی کا آسرا  
 ہاں جب حریمِ دل کو محمدؐ کا گھرِ ملے  
 عشقِ نبیؐ کا درد ہو درکار کیا طیب  
 عیسیٰ نفس بھی کوئی اگر چارہ گرِ ملے  
 آنکھوں میں اس کی جلوے سہائیں گے طور کے  
 خاکِ شفاِ مدینہ کا کحلِ البصرِ ملے  
 ذرے بھی ان کی راہ کے خورشید و ماہتاب  
 امی لقب کے جوڈ سے علم و ہنرِ ملے  
 سائلِ فقیر و عاصی بے زر کا یہ نصیب  
 بے مثل بادشاہ کی عطا لعل و گوہرِ ملے

یہ تو کہو کہ نعمتِ عظمیٰ ہے اور کیا  
زارِ کو جو قیام در طیبہ نگر ملے  
شانِ نزول آئے مازاغ ہے فدا  
دل سے ملے جو دل تو نظر سے نظر ملے



## نعت

تَزَيْنَ عَرْشٍ وَ كُرْسِي نُورِ اَلِه مُحَمَّدؐ  
بَدْرِ الدَّجِي مُحَمَّد شَمْسِ الضَّحَى مُحَمَّدؐ

ذاتِ خدا کا مظہر نورِ ازل کا پیکر  
ہے ربِّ لم یزل کی واللہ رضا مُحَمَّدؐ

وہ سرورِ دو عالم محبوبِ ربِّ ارحم  
ختمِ رسل بھی ہے وہ خیر الوری مُحَمَّدؐ

دیکھے ہیں شاہ شاہاں سائل انہی کے در پہ  
مجبوروں بے کسوں کا مشکل کشا مُحَمَّدؐ

عالم کے رنگ و بو میں رعنائیاں ہیں کس کی  
از ماہ تا بماہی جلوہ نما مُحَمَّدؐ

ہر دم حضورؐ کے تھی پیشِ نگاہِ امت  
بے مثل تھا وہ صاحبِ غارِ حرا مُحَمَّدؐ

ہجر نبیؐ میں نرگس، لالہ ہیں مضطرب سے  
سوسن پکارتی ہے صلّٰ علیٰ محمدؐ

یہ شش جہات روشن ہیں نورِ مصطفیٰؐ سے  
بے شک ہیں شمعِ بزمِ رشد و ہدیٰ محمدؐ

میدانِ حشر میں بس کام آئے گی شفاعت  
لاریب ہے شفیعِ روزِ جزا محمدؐ

اپنے فدا پہ کیجئے لطف و کرم خدارا  
ہنگامِ نزع اس کے لب پر ہو یا محمدؐ

## زمزمہ نعت

حمید و حامد و محمود ممدوح خدا ہو تم  
 کہ سردارِ رسولانؐ اور امامِ الانبیا ہو تم  
 حریمِ خانہ کعبہ کی حرمت آپ کے دم سے  
 بہارِ بے خزاں ہو ابرِ رحمت کی گھٹا ہو تم  
 تمہارے ہی لئے آقا ہوئی تخلیقِ دو عالم  
 نویدِ ابنِ مریمؑ ہو براہیمیؑ دعا ہو تم  
 جہالت کے اندھیروں کو مٹا کر دور کر ڈالا  
 اجالا عالمیں کا صاحبِ غارِ حرا ہو تم  
 بزرگی آپ کی ہے ثبت ہر ہر ورقِ عالم پر  
 تجلایں مشیتِ مظہرِ نورِ خدا ہو تم

شفاعت آپ کی، بخشش ہماری، روز محشر میں  
خدا کے لاڈلے شاہینشہِ ارض و سما ہو تم

گلستانِ جہاں کی ساری ہیں رنگینیاں تم سے  
گلِ خنداں پہ جس کا ذکر دائم وہ شہا ہو تم  
ہے اک جوشِ بہاراں گلشن و گلخن میں احمد کا  
جہاں کی ساری رونق کی عطا و مدعا ہو تم

تمہارے ہی لئے مخصوص ورفعتنا لک ذکرک ہے  
عطائے حق کا مظہر اور اس کی ہی غنا ہو تم

فدائے پرمعاصی پر نگاہِ رحمت و شفقت  
نسیمِ روح پرور بھی شمیمِ جاں فزا ہو تم

گنبدِ خضریٰ سے پُر کیف ہوا آتی ہے

جامِ کوثر کے چھلکنے کی صدا آتی ہے!  
وادیِ طیبہ سے مخمور صبا آتی ہے

زارو! آؤ پڑھیں ساتھ فرشتوں کے درود  
گنبدِ خضریٰ سے پُر کیف ہوا آتی ہے

عرشِ اعلیٰ نے شہیدانِ وفا کو اب بھی  
نطقِ محبوبِ مشیت کی ندا آتی ہے

بھول جاتا ہوں میں دارین کا سب مال و مال  
جب تری یاد شہِ ارض و سما آتی ہے

اے خدا اب تو مجھے قَرَب و حضوری ہو نصیب  
 روز و شب لب پہ مرے یہ ہی دعا آتی ہے  
 مری آنکھوں میں اٹھ پڑتے ہیں آنسو غم کے  
 جب مجھے یاد شہ کرب و بلا آتی ہے  
 ماورا عرش کے تخیل مجھے لے جاتا ہے  
 ان کی جب لب پہ مرے حمد و ثنا آتی ہے  
 راہِ گم کردہ یہودی و نصاریٰ سن لیں  
 طورِ سینا سے جو گونجی تھی ندا آتی ہے  
 رحمتِ ختمِ رسلِ بر سے نہ مجھ پہ کیوں کر  
 جب گناہوں پہ مجھے شرم و حیا آتی ہے  
 کیوں سگِ کوئے محمدؐ پہ نہو جاؤں فدا  
 اس کی خُو سے مجھے اک بُوئے وفا آتی ہے  
 مجھِ خطاکار کی لینے کو بلائیں صد بار  
 رحمتِ ذاتِ بصد نازو ادا آتی ہے

پست ہے آگے ترے رفعت و اوج شاہاں  
تیری صولت میں نظر شانِ خدا آتی ہے  
کیوں نہ میں اس کے تصور میں فدا محو رہوں  
مجھ کو تصویرِ محمدؐ جو بنا آتی ہے

## نعت

میں مدحِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں  
 ادا فرض از کبریا کر رہا ہوں  
 بیاں وصفِ عبدِ اللہ کر رہا ہوں  
 میں کرتا ہوں جو کچھ بجا کر رہا ہوں  
 محمدؐ ہے نورِ ازل نائبِ ربِّ  
 یہ اظہار میں برملا کر رہا ہوں  
 کہاں حجرِ اسود ہے کیا سنگِ ابیض  
 ترے در پہ سجدے شہا کر رہا ہوں  
 ہیں دیر و حرم سے ذرا دُور بیٹھے  
 ثنائے شہِ انبیاءؑ کر رہا ہوں  
 کبھی تو بر آئے گی امید اپنی  
 فقیرانہ در پہ صدا کر رہا ہوں



میں بے خود ہوں، ہے بیخودی ایسی میری  
خرد کی جنوں سے دوا کر رہا ہوں  
تصوّر میں طیبہ کی مشکیں ہوائیں  
بسا کر میں صبح و مسا کر رہا ہوں  
مخالف جو کرتے ہیں اخلاص مجروح  
میں ان کے تئیں بھی دعا کر رہا ہوں  
ہے امید ابوابِ جنت کھلیں گے  
دل و جاں نبیٰ پر فدا کر رہا ہوں  
شبِ اسرا حق نے نبیٰ کو ندا دی  
فدا تجھ پہ عرشِ علا کر رہا ہوں

## سراجِ منیر<sup>۹</sup>

محمد حبیبِ خدا بن کے آئے

فرشتوں کے بھی مقتدا بن کے آئے

وہ نائبِ ربِّ علا بن کے آئے

شہنشاہِ ارض و سما بن کے آئے

سراجِ منیرِ آپِ نورِ ہدیٰ کے

تجلائے مہرِ حرا بن کے آئے

ہیں نورِ علیٰ نورِ بدرالدجلیٰ بھی!

مجسم وہ شمسِ اضحیٰ بن کے آئے

وہ امیٰ لقبِ کاشفِ حکمِ ربیٰ

وہ حسنِ کلامِ خدا بن کے آئے

چمن زار عالم کو بخشیں بہاریں  
سحابِ کرم کی گھٹا بن کے آئے  
بچانے جہنم سے سب عاصیوں کو  
وہ شافعِ روزِ جزا بن کے آئے  
فدا کیا بیاں مدحِ مرسلِ کروں میں  
وہ خلاقِ گل کی رضا بن کے آئے

## زمزمہ نعت

اے صاحبِ لولاک تو عالم کا نبیؐ ہے  
جنت سے فزوں تر ترے طیبہ کی گلی ہے  
تابندہ ترے رخ سے ہے معمورۂ گیتی  
بعثت سے تری واللہ ہر اک بزمِ بچی ہے  
بو بکرؓ و عمرؓ ہیں ترے یارانِ وفا کیش  
عثمانؓ ہے دل دار تو محبوبِ علیؓ ہے  
سائل ترے در سے کوئی خالی نہیں لوٹا  
سرکارؑ کے دربار میں کس شے کی کمی ہے  
مجبوروںِ ضعیفوں کا نگہباں ہے محمدؐ  
بگڑی ہوئی ہر بات یہاں سب کی بنی ہے

حاصل ہے شرف جس کو بھی دیدارِ بے کا  
 اللہ کی رحمت سے وہ قسمت کا دہنی ہے  
 تو سرور کونین ہے سرچشمہ فیض  
 قاسم ہے ، مخیر ہے دربارِ غنی ہے  
 گلشن میں مری رُوح کے ہے جوتں بہاراں  
 ہر اشکِ غمِ جبرِ نبیٰ بیر کی کنی ہے  
 مثبت ہیں یہاں عدل و مساوات کے پہرے  
 ٹوٹے ہوئے وعدوں کی یہاں ساکھ بنی ہے  
 ہے سکہ رواں احمدِ مختار کا ہر جا  
 دامانِ محمدؐ کی عجب چھناؤں گھنی ہے  
 ہاں اس سے سوا اور ہو کیا مدحتِ سرکار  
 قرآن کا ہر حرفِ فدا نعتِ نبیٰ ہے

## نعتِ مسلسل

اللہ نے نبیؐ سے فرمایا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 بے مثل ہے تیری ذات شہا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 اے صاحبِ لولاک لما تو اور نہیں میں اور نہیں  
 اے نائبِ برحق مہرِ حرا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 کیا نورِ مبیں مصحف ہے ترا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 ہے اسمِ ترا یاسیس طاہا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 ہے سورتِ قرآن چہرہ ترا ہے جس میں ایمن کا جلوہ  
 اے عرشِ معلیٰ کے دولہا تو اور نہیں میں اور نہیں  
 ہ شانِ تیری میں رنگ مرا ہر رنگ میں تیرے انگ مرا  
 ہے مجھ سے فروزاں روپ ترا تو اور نہیں میں اور نہیں

بعثت پہ تیری سبحان اللہ ہر جہت میں گونجا صَلَّ عَلَی  
ہے ارض و سما میں راج ترا تو اور نہیں میں اور نہیں

سب چاند ستارے اور زمیں، بیشک ہیں یہ تیرے زیرِ نگیں  
ہے تو ہی بنائے لآ الہ تو اور نہیں میں اور نہیں

جو راز تھے سب سے پردہ میں وہ سب ہی عیاں تم پر ہیں کئے  
محبوب سے کیا ہو پردہ بھلا تو اور نہیں میں اور نہیں

آمد پہ تری اے نورِ اتم برسایا ہم نے ابرِ کرم  
مختارِ دو عالم تجھ کو کیا تو اور نہیں میں اور نہیں

اے امی لقب اے ماہِ عرب اے حاملِ فرقاں مظہرِ رب  
اے شمعِ بزمِ نورِ ہدیٰ تو اور نہیں میں اور نہیں

اے شاہنشاہِ لوح و قلم! نعلین پہ تیرے عرشِ فدا  
خود خالق نے ہے فرمایا تو اور نہیں میں اور نہیں

جس دل میں حسنِ ذاتِ نبیؐ جلوہ گر نہیں  
 وہ دل ہے کیا جو مہبطِ حسنِ نظر نہیں  
 اپنے ہی سرِّ ذات سے جو آشنا نہ ہو  
 واللہ اس کو بہت و عدم کی خبر نہیں  
 جو فردِ صدقِ دل سے نہ پیرو نبیؐ کا ہو  
 رطب اللساں ہو لاکھ مگر معتبر نہیں  
 آقائے نامدار کے در کا غلام تو  
 طیبہ کا وہ مکین، کبھی در بدر نہیں  
 خواہاں شرابِ کوثر و تسنیم کا ہو کیوں وہ؟  
 ساقی کی چشمِ مست سے جو باخبر نہیں



تابندہ اس کے نُور سے کل کائنات ہے  
 بستی وہ کونسی ہے کہ طیبہ نگر نہیں!  
 ہر اُمّتی کے آپ سہارا ہیں یا نبی  
 مجھ خستہ جاں کے حال سے کیا باخبر نہیں  
 جذبات میرے نطق سے گرچہ بیاں نہوں  
 کب میری بے نوائی پہ ان کی نظر نہیں  
 سلطانِ ہر زماں کا ہے دربانِ جبریلؑ  
 اس رحمتِ تمام کا کس دل میں گھر نہیں  
 ہم عاصیوں کو ظلِ حبیبِ خدا ملا  
 روزِ جزا کا کچھ ہمیں خوف و خطر نہیں  
 راز و نیازِ عشقِ نبیؐ جانے کیا فدا  
 اس کو ابھی جو لذتِ سوزِ جگر نہیں

حق سے کسے عطا ہے نیابت نہ پوچھئے  
کس کو ملی ازل سے سیادت نہ پوچھئے  
ان کی تجلیات سے روشن یہ خاکداں  
سرکارِ دو جہاں کی عظمت نہ پوچھئے  
ہجرِ غمِ رسولؐ سے ہے داغِ داغِ دل  
بخشی خدا نے کیسی یہ طلعت نہ پوچھئے  
بے مائیگی، علم و فضل کا مجھ کو اعتراف  
میرا شعورِ میری فراست نہ پوچھئے  
کل انبیاء کے آپؐ ہیں سردار و مقتداء  
محبوبِ ربِّ کی کیسی عنایت نہ پوچھئے

شہرِ نبیٰ میں مجھ کو اڑا لے چلے صبا  
 وارفتگی شوق کی حسرت نہ پوچھئے  
 کیوں میرے دل میں خوفِ جہنم کا ہو خیال  
 شانِ نزولِ آیۃِ رحمت نہ پوچھئے  
 کیا کم تھے بندگیِ خدا کو ملائکہ!  
 تخلیق کائنات کی حکمت نہ پوچھئے  
 معبود کو عبد سے ہے کس نے ملا دیا؟  
 معراجِ مُصطفیٰؐ کی فضیلت نہ پوچھئے  
 ان کے عظیم خلق کا شاہد ہے خود خدا  
 ان کا جمالِ صورت و سیرت نہ پوچھئے  
 سلطانِ دین و ملتِ بیضا کا اے فدا  
 اعجازِ رزمِ کثرت و وحدت نہ پوچھئے

ساتی کوثر کے فیضِ عام سے مسرور ہوں  
دم قدم سے جس کے صدقے، مست ہوں مخمور ہوں  
گو ہوں محبوبِ الہی کا میں ادنیٰ امتی  
یا خدا پھر بھی میں کیوں اک راندہ مقدر ہوں  
بندہ ختم الرسل ہوں دینِ حقا کا نقیب  
اور پئے اعدائے دین، ضربِ کلیم طور ہوں  
کیا کہوں کس سے کہوں میں داستانِ دردِ دل  
غم زدہ ہوں، خستہ جاں ہوں، عاشقِ مہجور ہوں  
میری روں روں میں سمائی حبّ دربارِ نبی  
گنبدِ خضریٰ سے یا رب پھر بھی کوسوں دور ہوں

اشک ہائے خونِ دل سے ہو مری غم سے نجات  
گردشِ ایام کے ہاتھوں بہت مجبور ہوں  
داغہائے ہجرِ جاناں سے ہے سینہ داغدار  
حوصلہ یہ بھی کہ میں اس نور سے معمور ہوں  
اس سے بڑھ کر اور کیا میرے لئے اعزاز ہے  
کفش بردارانِ محمدؐ میں فدا مشہور ہوں  
اے فدا میں ہوں درِ شاہِ رسولؐ کا فقیر  
گو کہ لوگوں کی نظر میں سرمد و منصور ہوں

## رسولِ عربیؐ

رخِ روشن ترا قرآنِ رسولِ عربیؐ!

سب سے ارفع ہے تری شانِ رسولِ عربیؐ

ذاتِ اقدس تری ذی شانِ رسولِ عربیؐ!

بزمِ ہستی کی ہے تو آنِ رسولِ عربیؐ

سیرتِ عالی تری قرآنِ رسولِ عربیؐ

تجھ پہ سو جاں سے میں قربانِ رسولِ عربیؐ

تیری رفعت، تری سیرت، تری عظمت کے نثار

بس یہی ہے میری پہچانِ رسولِ عربیؐ!

آپؐ کے عشق سے ہو جاؤں میں آسودہ شہاؐ

مشکلیں ہوں گی پھر آسانِ رسولِ عربیؐ

تیرا مہجور ہوں میں جانِ جہاں  
 پڑھتے کلمہ نکلے مری جان رسولِ عربیؐ  
 حاضری عاصی و خاطر کی بھی کیجئے منظور  
 ترے صدقے ہوں ہر آن رسولِ عربیؐ  
 کیوں ڈراتے ہو مجھے یومِ جزا سے لوگو  
 ہے مرا دینِ مرا ایمان رسولِ عربیؐ  
 جلوہ ارض و سماوات میں وہ نورِ ازل  
 انبیاء میں وہی سلطان رسولِ عربیؐ  
 امتی دوسرے نبیوں کے پریشاں ہوں گے  
 تو ہے ملت کا نگہبان رسولِ عربیؐ  
 آپ کے جلوہ پرنور کی ہے مجھ کو طلب  
 دیدہ و دل میرے قربان رسولِ عربیؐ  
 نعت خوانوں میں جو کمتر ہے فدا کا رتبہ  
 رہنما اس کے ہیں حسانِ رسولِ عربیؐ

## شیئاً اللہ یا رسول اللہ مشکل کشا بالخیر

چشمِ رحمت کا طلبگار ہوں شیئاً اللہ  
یا نبی! تیرا فدا کار ہوں شیئاً اللہ  
اب تو ہو جائے شہا! مجھ پہ ترحم کی نظر  
سائلِ ادنیٰ دربار ہوں شیئاً اللہ  
میں نقیبِ شہِ والا ہوں بصدِ عجز و نیاز  
ذاتِ اطہر کا علمدار ہوں شیئاً اللہ  
ناز ہے مجھ کو تری رحمتِ بے پایاں پر  
عفو و بخشش کا سزاوار ہوں شیئاً اللہ  
دور ہو جائیں مرے دل سے غم و رنج و محن  
میں تیرے عشق کا بیمار ہوں شیئاً اللہ



رہو جادۂ منزل ہوں تجسس میں ترے  
طالبِ سایۂ سرکار ہوں شیئاً للہ  
میں نہ بہکوں گا رہِ حق سے تو سُن لے ناصح  
چشمِ ساقی کا قدحِ خوار ہوں شیئاً للہ  
کچھ نہیں مجھ کو غرضِ قیصر و دارائی سے  
سائلِ خادمِ سرکار ہوں شیئاً للہ  
ختم ہو جائے فدا یوں ہی مری زیست کہیں  
میں فقط طالبِ دیدار ہوں شیئاً للہ

شقیقتہ حُسنِ ذات ہو گیا ہوں  
محوِ حمد و مناجات ہو گیا ہوں  
رُخِ نُوْر، علیٰ نُوْر کی تجلّٰی سے  
محرمِ سرِّ حجابات ہو گیا ہوں  
کسی گنتی میں نہیں ہیں یہ سلاطینِ زمن  
بندۂ شہِ ارض و سموات ہو گیا ہوں  
خضرؑ اور الیاسؑ کی ہوں پیروی سے بے نیاز  
رہو بحرِ ظلمات ہو گیا ہوں  
میں سگِ در ہوں شاہِ مدنیؑ کا  
کہنے سننے کی بات ہو گیا ہوں

مر ہی جاؤں نہ اس مقدر پہ  
خادمِ فخرِ کائنات ہو گیا ہوں  
ختمِ مرسل ، امامِ انبیاء کے طفیل  
واقفِ شش جہات ہو گیا ہوں  
سرمد و منصور کے تصدق میں  
عشق کی واردات ہو گیا ہوں  
دیکھ کر گنبدِ خضریٰ تصور میں  
واصلِ مباحثات ہو گیا ہوں  
مفتخر ہوں جو میں غلامی سے  
بندۂ سیدِ سادات ہو گیا ہوں  
چاکری سے حبیبِ ایزد کی فدا  
مستجابِ دعوات ہو گیا ہوں

## نور، علیٰ نور

عرشِ اعظم پر نبیؐ، خالق کے مہماں ہو گئے  
نورِ "مازاغ البصر" سے ماہِ کنعاں ہو گئے

خواب ہی میں للہ تشریف آوری ہو آپؐ کی  
دیدہٗ و دلِ ابِ مری حیرت کا سماں ہو گئے

عرش و فرش اُس دم بنے اک منبعِ نور و سرور  
جب حرا و ثور میں وہ جلوہ سماں ہو گئے

قابِ قوسین ایک منظر کیا تھا راحتِ فزا  
نوری و خاکی تمامیٰ گلِ بداماں ہو گئے

عاملِ اوصافِ حسنہ ہوں نہ کیوں اہلِ خرد  
سیرت و خلق و موذت جزوِ ایماں ہو گئے

نغمہ صلّ علی سے جھومتی ہے کائنات  
 وردِ نوری پر تصدق حور و غلاماں ہو گئے  
 قدسیانِ عرش معہ روح القدس اشرف ہوئے  
 آپ کے در کے سوالی جن و انساں ہو گئے  
 عبد و مَعْبُودِ حقیقی میں شبِ اسریٰ فدا  
 بخششِ اُمت کے کیا کیا عہد و پیمان ہو گئے  
 اُس سراپا نور کا کیا ذکر ہو مجھ سے فدا  
 ذات میں نورِ ازل، نورِ ابد اور نورِ یزداں ہو گئے

## خمستانِ سرمدی

سربراہِ حق نے نبیوں کا وہ نبی کر دیا  
ہر ولی کو ترا اُمتی کر دیا

تصرف رسولِ معظمؐ کا دیکھو  
ارم کو حرم کی گلی کر دیا

کرم عاصیوں پر خطا پوش کا  
براہِ کرم جنتی کر دیا

شفیق و کریم و رؤف و رحیم  
غلاموں کو غوثِ جلی کر دیا

گدا تیرے افضلِ سکندر سے ہیں  
فقیروں کو تو نے غنی کر دیا

ہے کیا عَبدِ بے مثل کا مرتبہ  
جسے اُمّتوں کا وصیٰ کر دیا  
جو اک موج اُٹھی قلزمِ کرم سے  
مرا خواجہ ہندالولیٰ کر دیا  
عنایتِ عطائیتِ شہِ دوسرا کی  
کہ گنج بخشِ داتا سخی کر دیا  
فدا چشمِ ساقی کوثر نے تجھ کو  
ہے مستِ مئے سرمدی کر دیا

## جانِ رحمت

مُزمل اور طہ کی اک ادنیٰ سی ضیا ہوں میں  
 شہِ لولاک کا بردا، فقیرِ بے نوا ہوں میں  
 ہوں گرچہ خالقِ مُطلق کا میں اک ذرّہ ناچیز  
 مگر با ایں ہمہ تخلیق کا اک مدّعا ہوں میں  
 تڑپ رگ رگ میں میری جلوہ ساماں حسنِ احمد کی  
 کمینہ اُمتی کے دل میں پارے کی ادا ہوں میں  
 ہوں بندہ ان کا جو ہیں باعثِ تکوین دو عالم  
 فدائی ختمِ مُرسل کا ہوں اس کی انتہا ہوں میں  
 ترحم کی نظر ہو رحمت للعالمین مجھ پر  
 کہ اس ٹوٹا ہوا دل ہے شکستہ سی صدا ہوں میں  
 بصیرت جو عطا مجھ کو ہوئی ہے، کیا بیاں اُس کا  
 رموزِ عشقِ احمد کا حقیقت آشنا ہوں میں



مقام و مرتبہ جانیں مرا کیا عرشی و فرشی  
سگ کوئے محمد سائلِ خیر الوریٰ ہوں میں

یہ میری خوش نصیبی ہے یہ فیاضی ہے قدرت کی  
فدا اُس جانِ رحمت پر دل و جاں سے فدا ہوں میں

جنید و بایزید و اولیاء کی آفریں پائی  
فدا خاکِ کفِ پائے گدائے مصطفیٰ ہوں میں  
(صلوا علیہ وآلہ)

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اے حبیبِ ربِّ اکبر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عظمتِ محرابِ و منبر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 ساقیِ تسنیمِ و کوثر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 گم رہوں کے خضر و رہبر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 منزلِ ایقان کے محور الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مخزنِ حکمت کے گوہر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 ہو معینِ بے کساں مشکل کشا و مہرباں  
 حق نما و بندہ پرور الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مظہرِ نُورِ خدا ہو حاملِ امّ الکتاب  
 بعد خالقِ سب سے برتر الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

ملجا و ماوا ہمارے اے شفیع المذنبین  
جان و دل قربان تم پر الصلوٰۃ والسلام  
اک گلِ خوش رنگ ہو تم گلشنِ توحید کا!  
ہے پسینہ مشک و عنبر الصلوٰۃ والسلام  
باعث تزئینِ عالم آپ کی ذاتِ کریم  
عارضِ تاباں گلِ تر الصلوٰۃ والسلام  
ہو در اقدس پہ حاضر بندہ مسکینِ فدا  
یا مالکِ کل بحر و بر الصلوٰۃ والسلام

## سلام

(بکھنور سرور کونین امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بندۂ ربِّ کعبہ پہ لاکھوں سلام!

تاجدارِ مدینہ پہ لاکھوں سلام

عرش و گرسی کے دُلہا پہ لاکھوں سلام

منظہرِ طُورِ سینا پہ لاکھوں سلام

شانِ گنبدِ خضریٰ پہ لاکھوں سلام

چاند کے نوری ہالہ پہ لاکھوں سلام

رونقِ شہرِ بطحا پہ لاکھوں سلام

جنتِ ارضِ طیبہ پہ لاکھوں سلام

جس کی آمد سے گلِ شمعِ باطل ہوئی

اس رفیقِ الہٰی پہ لاکھوں سلام

وہ تجسیمِ دُعا ہائے خلیلؑ و مسیحؑ  
 سب رُسولوںؑ کے القا پہ لاکھوں سلام  
 کس نے پیغامِ حق ہے دیا سُو سُو  
 دینِ فطرت کے آقا پہ لاکھوں سلام  
 تھا قریشی و ہاشمی وہ اُمّی لقب  
 اس مَعَلِّمِ عُلما پہ لاکھوں سلام  
 شہر یارِ جہان و زمان و مکان  
 خالق کُل کے منشاء پہ لاکھوں سلام  
 جس نے قبلہ اوّلیٰ مشرف کیا  
 محرمِ حرمِ اقصیٰ پہ لاکھوں سلام  
 شہسوارِ رَہ سِدْرۃِ اٰمِنْتِہی  
 نائبِ حقِ تعالیٰ پہ لاکھوں سلام  
 کُفر و باطل کے سارے نشاں مٹ گئے  
 بعثتِ ذاتِ والا پہ لاکھوں سلام

انبیاء میں کوئی اس کا ہمسر کہاں؟  
 نیرِ راہِ اسریٰ پہ لاکھوں سلام  
 ذات نے کس کی ملت کو بخشا دوام  
 محرمِ رازِ اِقرآ پہ لاکھوں سلام  
 ہے نوشتہٴ لَوْح و قلمِ مرجبا  
 نازشِ شاخِ طُوبیٰ پہ لاکھوں سلام  
 امانتِ دیانت میں بے مثل ذات  
 زوجِ حضرتِ خدیجہؓ پہ لاکھوں سلام  
 نُورِ توحید کا قَلزمِ بیکراں  
 رہنمائے صحابہؓ پہ لاکھوں سلام  
 خطا پوش ہے خاطیوں کا وہی  
 سرورِ دین و عقبیٰ پہ لاکھوں سلام  
 نُورِ ارض و سما حُسنِ صُبح و مَسا  
 شانِ قبلہ و کعبہ پہ لاکھوں سلام

کنزِ فقر و غنا و رؤف و رحیم  
 سب کے بلجا و ماویٰ پہ لاکھوں سلام  
 جس کے نعلین تاجِ سمرقندسیاں  
 اس کے اسمائے اعلیٰ پہ لاکھوں سلام  
 بے کسوں بے سہاروں کا حاجت روا  
 پیکرِ خُلقِ عظمیٰ پہ لاکھوں سلام  
 خستہ جانوں کے غمِ خوار و مونسِ حضور  
 غمِ نصیبوں کے مولاً پہ لاکھوں سلام  
 زلفِ شبذیز جس کی ہے نورِ سحر  
 کملی والے دل آرا پہ لاکھوں سلام  
 ارضِ کرب و بلا پہ بہا جن کا خون  
 اُن شہیدوں کے بابا پہ لاکھوں سلام  
 شاہِ کون و مکاں پہ کروڑوں درود  
 رُوحِ یسین و اظہ پہ لاکھوں سلام

اس کے تابع فرماں ہیں شمس و قمر  
کعبۃ اللہ کے کعبہ پہ لاکھوں سلام  
اس کی سورت ہے قرآن کی سورۃ فِدا  
مصحفِ زوئے زیبا پہ لاکھوں سلام  
لکھ فدا تو سلامِ حبیبِ خدا  
فخرِ آدم و حوا پہ لاکھوں سلام





## سلام بخضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

مصحفِ رخ ترا نورِ ربّ الانام  
 تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام  
 تو ہے دانائے احوال لوح و قلم  
 تو ہے واقف اسرار ہست و عدم  
 وجہ تخلیق کونین والا حشم  
 ہر طرف تیرا جاری ہوا فیض عام

مصحفِ رخ ترا نورِ ربّ الانام  
 تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام  
 جلوۂ حسن فطرت کی تصویر آپ  
 شعلۂ طور سینا کی تنویر آپ  
 خامۂ دست قدرت کی تحریر آپ  
 خوب نقاش فطرت کا ہے اہتمام

مصحفِ رخ ترا نورِ ربّ الانام  
 تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام  
 بے سہاروں کو ہے تو ہی ناز و نعم

ہر کہ و مہ پہ تیری نگاہ کرم  
 مظہر نور یزداں اے نور اتم  
 سب کے آقا و مولا ہو رحمت تمام  
 مصحفِ رخ ترا نورِ ربِّ الانام

تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام  
 تو معلمِ علما ہے امی لقب  
 ہے سراپائے خلق و جہان ادب  
 تو ہے والا حسب اور عالی نسب  
 بشرِ بے مثل ہے تو محبوبِ ربِّ

مصحفِ رخ ترا نورِ ربِّ الانام  
 تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام

تیری توصیف سے عاری اہل جہاں  
 عرشِ اعظم کا دولہا ہے تو بے گماں  
 قابِ قوسین کا راز تجھ پر عیاں  
 معبود سے تھا فدا ہم کلام

مصحفِ رخ ترا نورِ ربِّ الانام  
 تجھ پہ لاکھوں کروڑوں درود سلام





## سردار علی احمد خاں

ابوالطاہر فدا حسین قدابستان محمدی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بلبل شوریدہ سر ہیں۔ ان کی نعتوں میں ایک مخصوص نغمگی ہے جو قاری کے حریم روح میں شمع ایمان کو منور کئے دیتی ہے۔  
سرکارِ دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کی گئی نعتیں، بس یوں سمجھئے کہ سچے موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ جن میں مزین موزوں الفاظ ڈھلکتے اور چمکتے ہوئے لولوئے لالہ ہیں۔

## علامہ عرشی امرتسری

فدا صاحب شاعر پیدا ہوئے ہیں۔ اُن کی سرشت میں شاعری کچھ اس طرح رچی بسی ہوئی ہے جیسے نیشکر میں حلاوت۔ حلاوت کے بغیر نیشکر کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ فدا صاحب سے شاعری کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ فدا صاحب کے کلام میں روانی ہے وہ سخت توانی اور مشکل ردیفوں کو نہایت آسانی سے نباہ لیتے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ طبعاً شاعر پیدا ہوئے ہیں۔

پروفیسر پیرزادہ محمد اسرار حسین بخاری  
صدر شعبہ عربی گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور

ابوالطاہر فدا حسین فدا کی شخصیت، دین متین کے دائرے میں رہتے ہوئے فکر و فن اور شعرو سخن کا وہ کارواں ہے جو تقریباً نصف صدی سے جاوہِ حق پر محو سفر ہے۔ مجھے زندگی میں کئی شاعروں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں نے اکثر کا علم و فن ان کے چہروں پر ظاہر دیکھا مگر اس مرد قلندر اور خانقاہ نشین کا علم و فن اس کی شخصیت کی تہ میں دیکھا۔  
ان کی نعتیہ شاعری میں اقبال کی سرمستی، عشق اور رومی و عطار کی حکمت بہ اماں فکر اس طرح رچی بسی ہوئی ہے کہ دوئی کا پردہ باقی نہیں رہتا۔ اللہ نے موصوف کو جس اعلیٰ مشن پر لگا رکھا ہے بلاشبہ ان میں اس کو انجام دینے کا پورا طریقہ و سلیقہ موجود ہے۔